SUN.6.April 2025
VOLUME:20 NO:85
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز اتوار 6/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 85
7/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

میرٹھ یونیورسٹی: سوال نامہ میں شدت پسند تنظیموں کے ساتھ جوڑا گیا
آر ایس ایس کا نام، ہنگامہ کے بعد پروفیسر نے مانگی معافی

میرٹھ:5/اپریل (ایجنسیز) میرٹھ کی چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی (سی سی ایس یو) میں پالیٹیکل سائنس کے امتحان میں آر ایس ایس کے حوالے سے کچھ قابل اعتراض سوال پوچھے گئے، جس کے بعد ہنگامہ برپا ہو گیا ہے۔ متنازعہ سوالوں نے اب تنازعہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ سوالات میں آر ایس ایس کو نکسلیوں اور انتہا پسندوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد آر ایس ایس سے وابستہ لوگوں میں کافی غصہ اور ناراضگی دیکھی گئی۔ واضح ہو کہ 2 اپریل کو منعقد امتحان میں سوال نمبر 87 اور 97 میں آر ایس ایس کو جس انداز اور جس طریقے سے پیش کیا گیا اس سے آر ایس ایس نظریات کے طلبا میں کافی ناراضگی دیکھی گئی۔ ایک سوال میں آر ایس ایس کو مذہبی اور نسلی شناخت کی سیاست کے عروج سے جوڑا گیا، جبکہ دوسرے سوال میں کچھ جوہری گروپوں کی فہرست کا ذکر تھا جس میں آر ایس ایس کے علاوہ نکسلیوں، جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ اور دَل خالصا جیسی عسکریت پسند اور بنیاد پرست تنظیموں کے نام شامل تھے۔ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے اس معاملے کے خلاف یونیورسٹی احاطے میں وائس چانسلر کے سامنے زبردست احتجاج کیا اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ شدید احتجاج کے بعد یونیورسٹی نے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی، جس نے سوال نامہ تیار کرنے والی پالیٹیکل سائنس ڈپارٹمنٹ کی سربراہ پروفیسر سیما پنوار کے خلاف کارروائی کی گئی۔ تحقیقاتی رپورٹ کی بنیاد پر یونیورسٹی نے پروفیسر پنوار کو مستقبل میں کسی بھی امتحانی کام میں شامل ہونے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس تنازعہ کی وجہ سے یونیورسٹی کے امتحانی نظام کی خامیاں بھی ظاہر ہو گئی ہیں۔ موجودہ نظام کے مطابق سوال نامہ ماہرین کے ذریعہ تیار کیے جاتے ہیں اور ان کے 3 سے 4 سیٹ بنائے جاتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اس یونیورسٹی میں سوال ناموں کا امتحان سے قبل کوئی جائزہ نہیں لیا جاتا ہے اور ماہرین پر اعتبار کرتے ہوئے ان سوال ناموں کا استعمال ڈائریکٹ امتحان میں ہوتا ہے۔ اس پورے معاملے میں یونیورسٹی کے رجسٹرار دھیریندر ورمانے بتایا کہ ''سیما پنوار میرٹھ کالج کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اس معاملے میں صفائی دیتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے نصاب کے مطابق پیپر تیار کیا تھا۔ اس تنازعہ کے بعد انہوں نے تحریری طور پر معافی بھی مانگ لی ہے۔ انہوں نے معافی مانگتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے تو وہ اس کے لیے معذرت خواہ ہیں۔''

پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس میں 16 بل منظور
لوک سبھا میں 160 گھنٹے اور راجیہ سبھا میں 159 گھنٹے ہوا کام

نئی دہلی: 5/اپریل (ایجنسیز) لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے جانکاری دی ہے کہ اس مرتبہ لوک سبھا کی پروڈکٹویٹی 118 فیصد رہی ہے جبکہ راجیہ سبھا کی پروڈکٹویٹی 119 فیصد رہی۔ دونوں ایوانوں میں خاص طور سے وقف (ترمیمی) بل اور منی پور میں صدر راج کی تجویز پر لمبی بحث ہوئی۔ لوک سبھا میں مرکزی وقف قانون میں ترمیم پر 53.13 گھنٹے بحث ہوئی اور بل کو صبح 2 بجے کے بعد منظوری ملی۔ راجیہ سبھا میں بھی اس بل پر 49.12 گھنٹے بحث ہوئی اور تقریباً ڈھائی بجے منظوری دی گئی۔ یہ اجلاس 31 جنوری کو صدر مرمو کے خطبہ سے شروع ہوا تھا، جو کہ 16 بلوں کو منظوری دینے کے بعد ختم ہوا۔ اس کے برعکس 2024 کے سرمائی اجلاس میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی پروڈکٹویٹی بالترتیب 52 فیصد اور 39 فیصد رہی تھی اور صرف ایک بل پاس ہو سکا تھا۔ اوم برلا نے اپنے اختتامی خطبہ میں بتایا کہ لوک سبھا نے اس اجلاس کے دوران 26 میٹنگیں کیں اور کل 160 گھنٹے اور 48 منٹ کام کیا۔ راجیہ سبھا نے 159 گھنٹے کام کیا۔ اس اجلاس میں صدر جمہوریہ کے خطاب، بجٹ اور وقف بل پر لمبی بحثیں ہوئیں۔ حکومت نے حزب مخالف کے اہم مدعوں پر کسی بھی بحث کو نامنظور کر دیا۔ حزب مخالف نے انتخابی شناختی کارڈ (EPIC) نمبر کے دوہراؤ پر بحث کا مطالبہ کیا تھا لیکن اسے خارج کر دیا گیا۔ حزب اختلاف کے رہنماؤں کے ذریعہ کئی مرتبہ تحریک التوا پیش کی گئی، لیکن اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ ایوان میں بحث کا دائرہ صرف سرکاری معاملوں تک ہی محدود رہ گیا۔ اجلاس کی شروعات میں اپوزیشن پارٹیوں کے EPIC نمبر کے دوہراؤ پر بحث کی مانگ کو لے کر کارروائی میں رخنہ پڑا، جس سے لوک سبھا میں 15.21 گھنٹے کام نہیں ہو سکا، حالانکہ پارلیمنٹ نے اوور ٹائم بیٹھ کر اس نقصان کی بھرپائی کر لی۔ اجلاس میں کئی اہم بلوں کو پاس کیا گیا جن میں فائنانس بل 2025، اپروپریشن بل 2025، تروبھون سہکاری یونیورسٹی بل 2025، وقف (ترمیمی) بل 2025 اور امیگریشن اینڈ فارینرس بل 2025 شامل ہیں۔ اوم برلا نے بتایا کہ اجلاس کے دوران 134 اسٹارڈ سوالات کے جواب زبانی طور سے دیے گئے اور وقفہ صفر میں 691 عوامی اہمیت کے معاملے اٹھائے گئے۔ 3 اپریل 2025 کو ریکارڈ 202 معاملوں کو اٹھایا گیا۔ اجلاس میں کل 566 معاملے ضابطہ 377 کے تحت اٹھائے گئے۔ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ وقف بل پر بحث راجیہ سبھا میں 17 گھنٹے 2 منٹ تک چلی جو راجیہ سبھا کی کارروائی میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔ رجیجو نے کہا، ''یہ ایک اہم سنگ میل ہے۔ 1981 میں جب پارلیمنٹ نے اسینشیل سروسز مینٹیننس ایکٹ (ESMA) پر بحث کی تھی، تب یہ ریکارڈ بنا تھا۔ اب وقف ترمیمی بل اور منی پور قرارداد پر 17 گھنٹے 2 منٹ کی بحث ہوئی ہے، جسے توڑنا بے حد مشکل ہے۔''

اتر پردیش: وقف ترمیمی بل کی مخالفت کرنے والے
24 لوگوں کے نام نوٹس جاری
2-2 لاکھ روپے بانڈ بھرنے کی ہدایت

مظفر نگر:5/اپریل (ایجنسیز) رمضان المبارک کے آخری جمعہ یعنی 28 مارچ کو پورے ملک کی مختلف مساجد میں جب مسلم طبقہ نمازِ جمعہ کے لیے پہنچا تو بیشتر نے اپنے بازو پر سیاہ پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہ سیاہ پٹی دراصل وقف ترمیمی بل کے خلاف خاموش احتجاجی مظاہرہ تھا۔ مسلمانوں نے یہ خاموش احتجاجی مظاہرہ اتر پردیش میں بھی کیا، لیکن اس کے لیے مظفر نگر کے کچھ لوگوں کو نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مظفر نگر ضلع میں سیاہ پٹی پہن کر احتجاجی مظاہرہ کرنے والے 24 افراد کے خلاف نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ اس نوٹس سے متعلق افسران کا کہنا ہے کہ جنھیں نوٹس بھیجا گیا ہے، وہ سبھی وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ ان پر کارروائی کرتے ہوئے 2-2 لاکھ روپے کا بانڈ بھرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سٹی ایس پی ستیہ نارائن پرجاپت نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ اس معاملے میں 24 لوگوں کے خلاف نوٹس بھیجی گئی ہے۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر مزید افراد کی شناخت کی ہے، جو احتجاج کے لیے موقع پر موجود تھے۔ پولیس کو سونپی گئی رپورٹ کے بعد سٹی مجسٹریٹ وکاس کشیپ نے نوٹس جاری کیا ہے، جس میں سبھی سے 16 اپریل کو عدالت میں پیش ہونے کے بعد 2-2 لاکھ روپے کا بانڈ بھرنے کہا گیا ہے۔ جن لوگوں کے خلاف نوٹس جاری کیا گیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ انھوں نے جمہوری طریقے سے احتجاجی مظاہرہ کیا تھا اور بازو پر سیاہ پٹی باندھی تھی۔ پولیس کے ذریعہ کی گئی کارروائی سے سبھی حیران ہیں، اور فکرمند ہیں کہ کیا اب خاموش احتجاجی مظاہرہ کرنا بھی قانون کے خلاف ہو گیا۔

10 اور 500 روپے کے نوٹوں کے بارے میں
RBI کا بڑا فیصلہ، پرانے نوٹوں کا کیا ہوگا؟

ممبئی:5/اپریل (ایجنسیز) اگر آپ کے پاس 10 روپے کے پرانے نوٹ ہیں تو یہ خبر آپ کے لیے اہم ہے۔ RBI نے پرانے نوٹوں کے بارے میں ایک اہم فیصلہ لیا ہے، جس کا براہ راست اثر آپ پر پڑے گا۔ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) جلد ہی 10 اور 500 روپے کے نئے نوٹ مارکیٹ میں لانے والا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان نوٹوں کے رنگ، سائز اور ڈیزائن میں بھی بڑے تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اس سے پہلے نوٹ بندی کے بعد، آر بی آئی نے 500 روپے کے چھوٹے سائز کے نوٹ جاری کیے تھے۔ اب ایک بار پھر ان نوٹوں میں تبدیلی کی جائے گی۔ نئے گورنر سنجے ملہوترا کے دستخط والے نوٹ آر بی آئی نے واضح کیا ہے کہ یہ نئے نوٹ مہاتما گاندھی (نئی) سیریز کے تحت ہوں گے اور ان پر نئے گورنر سنجے ملہوترا کے دستخط ہوں گے۔ ڈیزائن کے نقطۂ نظر سے یہ نئے نوٹ موجودہ 10 اور 500 روپے کے نوٹوں کی طرح ہوں گے۔ یعنی، کچھ معمولی تبدیلیوں کو چھوڑ کر اصل تصور برقرار رہے گا۔

کنال کامرا تیسرے سمن کے باوجود پولیس کے سامنے حاضر نہیں ہوئے

ممبئی:5/اپریل (ایجنسیز) معروف اسٹینڈ اپ کامیڈین کنال کامرا مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے خلاف مبینہ طور پر قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے سلسلے میں درج مقدمے کی تفتیش کے لیے ممبئی پولیس کے سامنے ہفتہ 5 اپریل کو پیش نہیں ہوئے۔ ممبئی کے کھار پولیس تھانے نے کامرا کو سمن بھیج کر اسی روز پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا تھا۔ تاہم، یہ تیسرا موقع تھا جب کنال کامرا سمن ملنے کے باوجود پولیس کے سامنے حاضر نہیں ہوئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق کامرا نے پولیس کو ایک خط بھی لکھا تھا، جس میں انہوں نے درخواست کی تھی کہ انہیں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بیان دینے کی اجازت دی جائے لیکن پولیس نے ان کی یہ درخواست مسترد کر دی۔ کھار پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ پولیس نے کنال کامرا کو پانچ اپریل کو پیش ہونے کے لیے تیسری بار سمن جاری کیا تھا۔ اس سے پہلے وہ دو دوسرے سمن پر بھی پیش نہیں ہوئے تھے، جس کے بعد کھار پولیس کی ایک ٹیم ماہم میں واقع ان کی رہائش گاہ پر پہنچی تھی تاکہ ان سے رابطہ کیا جا سکے۔ ادھر، مدراس ہائی کورٹ نے کامرا کو سات اپریل تک عبوری پیشگی ضمانت دے دی ہے۔ کامرا کا مستقل پتہ تمل ناڈو کا ہے۔ ان کے خلاف نندگاؤں (ناسک)، جلگاؤں اور ناسک دیہی علاقے میں تین ایف آئی آر درج کی گئی تھیں، جنہیں اب ممبئی کے کھار پولیس تھانے منتقل کر دیا گیا ہے۔ کامرا پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک پروگرام کے دوران نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے خلاف طنزیہ تبصرہ کیا تھا۔ اس معاملے میں شیوسینا کے رکن اسمبلی مورجی پٹیل نے کھار پولیس میں شکایت درج کروائی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ کنال کامرا نے اپنے شو میں ایک پیروڈی گانا گایا تھا، جس میں شندے پر پارٹی میں دراڑ ڈالنے کا طنز کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام کھار کے ایک ہوٹل میں موجود اسٹوڈیو میں 23 مارچ کو منعقد کیا گیا تھا۔ اسی دن شیوسینا کارکنان نے پروگرام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے نہ صرف اسٹوڈیو بلکہ ہوٹل میں بھی توڑ پھوڑ کی تھی۔ اس واقعے کے بعد کامرا کے خلاف مختلف علاقوں میں مقدمات درج کیے گئے، جنہیں اب ممبئی منتقل کر دیا گیا ہے تاکہ تفتیش کو آگے بڑھایا جا سکے۔ کھار پولیس اب یہ طے کر رہی ہے کہ کنال کامرا کے خلاف مزید قانونی کارروائی کیسے کی جائے، کیونکہ وہ مسلسل پولیس کے سمن کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

وقف ترمیمی بل نے جے ڈی یو کو بے نقاب کر دیا: راجیش کمار کا الزام

نئی دہلی:5/اپریل (ایجنسیز) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے وقف ترمیمی بل کی منظوری کے بعد اپوزیشن کی طرف سے جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) پر تنقید کا سلسلہ جاری ہے۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر راجیش کمار نے جے ڈی یو کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس قانون نے پارٹی کی نام نہاد سیکولر شبیہ کو پوری طرح سے بے نقاب کر دیا ہے۔ آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے راجیش کمار نے کہا، ''یہ سوال جے ڈی یو سے پوچھا جانا چاہیے کہ اس نے ایسا کیوں کیا، لیکن میں صرف ایک جملے میں کہنا چاہوں گا کہ وقف بورڈ کا معاملہ ان کے سیکولر ہونے کے ڈرامے کو سامنے لے آیا ہے۔ یہ بل اُن تمام جماعتوں کو بے نقاب کر رہا ہے جو اقلیتوں کی ہمدرد بننے کا دعویٰ کرتی ہیں، مگر اصل میں ان کے مفادات کے خلاف قانون سازی میں حصہ دار بنتی ہیں۔'' دریں اثنا، بابو جگجیون رام کی جینتی کے موقع پر راجیش کمار نے 'سمتا دیوس' کے حوالے سے بھی اپنی رائے ظاہر کی۔ انہوں نے کہا، ''بابو جگجیون رام کی وراثت اس بات میں مضمر ہے کہ انہوں نے سماج کے کمزور اور پسماندہ طبقات کو آگے بڑھانے کے لیے کس طرح کام کیا۔ سمتا تحریک میں ان کا کردار نمایاں اور رہنما جیسا رہا ہے۔ جب وہ ریلوے کے وزیر تھے تو انہوں نے لاکھوں غریبوں کو روزگار فراہم کیا، آج ان لوگوں کے اہلِ خانہ خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔''

وقف ترمیمی بل کی منظوری ملک کی تاریخ کا سیاہ دن' دغابازوں کی تجارتی اشیاء کا بائیکاٹ کریں
جائیدادوں کو فوری نشانہ بنانا شروع کرنے سے بی جے پی کے عزائم آشکار، اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ سے اظہار تشکر۔ یونائیٹڈ مسلم فورم کا بیان

حیدرآباد 5 اپریل (پریس نوٹ) یونائیٹڈ مسلم فورم نے پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل کی منظوری کو ملک کی تاریخ کا سیاہ دن قرار دیا۔ وقف بل کے طریقہ کار کی عدم تکمیل کے باوجود وقف جائیدادوں پر دعوے شروع کردینے سے بی جے پی پوری طرح آشکار ہو چکی ہے۔ اس کیلئے ملت اسلامیہ کو ٹھوس اقدام کے پہل کی ضرورت ہے۔ کل ہند مسلم پرسنل لا بورڈ کے فیصلوں کے تابع مسلمانان ہند مستقبل کے لائحہ عمل کو طے کریں گے۔ جنہوں نے اس کٹھن مراحل میں ساتھ دیا ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دوست نما دشمنوں کے بارے میں سخت مؤقف اختیار کریں گے۔ فورم کے ذمہ داران مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم (صدر)، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی صابری، مولانا سید شاہ حسن ابراہیم حسینی قادری سجاد پاشاہ، مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی، مولانا محمد حسام الدین ثانی جعفر پاشاہ، جناب ضیا الدین نیئر، جناب سید منیر الدین احمد مختار (جنرل سکریٹری)، مولانا سید شاہ ظہیر الدین علی صوفی قادری، مولانا سید شاہ فضل اللہ قادری الموسوی، مولانا محمد شفیق عالم خان جامعی، مولانا سید مسعود حسین مجتہدی، مولانا مفتی محمد عظیم الدین انصاری، مولانا سید احمد الحسینی سعید قادری، مولانا سید تقی رضا عابدی، مولانا ابوطالب اخباری، مولانا میر فراست علی شطاری ایڈوکیٹ جناب ایم اے ماجد، مولانا ظفر احمد جمیل حسامی، مولانا سید وصی اللہ قادری نظام پاشاہ، مولانا مکرم پاشاہ قاری تخت نشین، مولانا مفتی معراج الدین علی ابرار، مولانا عبدالغفار خان سلامی، جناب بادشاہ محی الدین، ڈاکٹر مشتاق، ڈاکٹر نظام الدین، جناب شفیع الدین ایڈوکیٹ، جناب ضیاء الدین آرکیٹکٹ، مولانا سید شجن احمد قادری شطاری کامل پاشاہ، مولانا سید قطب الدین حسینی صابری، مولانا زین العابدین انصاری، جناب نعیم صوفی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں نے وقف بل کی منظوری کے ذریعہ مسلمانوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنانے کی کوشش کی ہے۔ حکمران جماعت جہاں اس بل کو عام مسلمانوں کی بھلائی کے حق میں قرار دیتی ہے، وہیں اس جماعت کے گیارہ سالہ اقتدار میں مسلمانوں پر مظالم کسی نہ کسی بہانے ان کو نشانہ بنانے پر اور مسلمانوں کے بے شمار گھروں، مساجد، خانقاہوں، درگاہوں، قبرستانوں و دیگر املاک پر بلڈوزر چلانے کے واقعات حتیٰ کہ عدالت کے احکام کے باوجود بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں بلڈوزر راج اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی بھلائی کے دعوے جھوٹے ہیں۔ اس بل پر پارلیمنٹ میں مباحث کے دوران حکمران جماعت کے ارکان نے جھوٹے دعووں اور غلط بیانوں کے ذریعہ جمہوریت کی پاسبان پارلیمنٹ کو گمراہ کیا ہے۔ عددی طاقت اور اکثریت کے بل بوتے پر ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو حاشیہ پر لگا دیا ہے۔ ابھی بل کی منظوری صدر جمہوریہ کی توثیق اور گزٹ اعلامیہ کی اشاعت کے تابع ہے لیکن بی جے پی اقتدار والی ریاستوں اتر پردیش، گجرات، اتراکھنڈ، آسام سے جو اطلاعات مل رہی ہیں ان کے مطابق بے شمار اوقافی املاک پر سرکاری دعوے شروع ہو چکے ہیں حالانکہ ابھی قانون مکمل نہیں ہوا ہے۔ یونائیٹڈ مسلم فورم نے اپوزیشن کے تمام ارکان پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے دستوری، قانونی و دیگر نوعیت کے دلائل کے ذریعہ اس بل کی مخالفت کی۔ اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ جن میں غیر مسلم ارکان کی کثیر تعداد نے جس شدت کے ذریعہ بل کے خلاف موقف اختیار کا وہ قابل ستائش ہے۔ آر ایس ایس کی شاخ مسلم راشٹریہ منچ و دیگر کے زیر اثر چند نام نہاد مسلمانوں کو بل کی تائید میں پیش کر کے حکومت اور ان کا گودی میڈیا یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ مسلمان بل کے حق میں ہیں۔ جب مسلمانوں سے بی جے پی کو اتنی ہمدردی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کی پارٹی میں 20 فیصدی آبادی رکھنے والے مسلم طبقہ کا ایک رکن بھی پارلیمنٹ میں نہیں ہے۔ اسلامی ملک ملیشیاء میں صرف 7 فیصد ٹامل آبادی کیلئے وفاقی حکومت میں اس طبقہ کے 4 وزراء ہیں اور اس کے علاوہ صوبائی حکومتوں میں انہیں علحدہ نمائندگی فراہم کی گئی ہے۔ وقف ترمیمی بل کی تائید کرنے والوں کی مسلمانیت مشتبہ ہے۔ سماج کو ان کے بارے میں غور کرنا ہوگا۔ جنتا دل یو اور تلگو دیشم کی بل کو تائید پر فورم نے کہا کہ عوام تلگو دیشم و دیگر غدار حلیف جماعتوں کو سبق سکھائیں ان کی تجارتی اشیاء کا بائیکاٹ کریں۔ صدر تلگو دیشم و چیف منسٹر آندھرا پردیش چندرا بابو نائیڈو جو اپنے محسن و خسر آنجہانی این ٹی راما راؤ کے نہیں ہو سکے تھے، ان کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے والے نائیڈو سے مسلمانوں کو کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ نائیڈو فیملی کے مختلف تجارتی پراڈکٹس ہیریٹج فوڈ اور آندھرا پردیش کی وجئے ڈیری و دیگر مصنوعات کا تلنگانہ و آندھرا پردیش کے عوام سے بائیکاٹ کی فورم نے اپیل کی۔ یونائیٹڈ مسلم فورم نے تلگو دیشم سے وابستہ مسلمان و دیگر سیکولر قائدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے ضمیر کی آواز کو ٹٹولیں اور نقلی سیکولر نائیڈو کے مایا جال سے باہر آ جائیں۔ فورم نے وقف بل سے ہونے والے نقصانات سے عام شہریوں کو واقف کروانے عوامی بیداری شعور کے مختلف پروگرامس منظم کرنے کی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔

ہندوستان ٹیکسٹائل کے شعبہ میں عالمی مرکز بن سکتا ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز ٹیکسٹائل یعنی کپڑا انڈسٹری سے متعلق کچھ اہم باتیں لوگوں کے سامنے رکھیں۔ انھوں نے اپنے سوشل میڈیا ہینڈل سے ایک ویڈیو شیئر کی ہے جس میں کپڑا صنعت سے جڑے کچھ لوگوں سے ملاقات کر ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ملاقات کچھ دنوں پہلے ہوئی تھی اور راہل گاندھی نے اب اس سلسلے میں اپنے خیالات سامنے رکھے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مناسب بنیادی ڈھانچہ اور ٹیکسٹائل ویلیو چین میں ہر ہاتھ کو عزت دے کر ہندوستان ایک بار پھر عالمی ٹیکسٹائل انڈسٹری کا قائد بن سکتا ہے۔

پرانے اور بے سود کورسز بند کر یونیورسٹیوں میں شروع ہوں گے ملازمت کے لیے معاون کورسز، تلنگانہ حکومت کا اہم فیصلہ

حیدرآباد: تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے ریاست کی تمام یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کے ساتھ 4 اپریل کو ایک میٹنگ کی تھی۔ اس میٹنگ سے متعلق جو خبریں نکل کر سامنے آ رہی ہیں، وہ طلبا کے لیے انتہائی خوش آئند ہیں۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے وائس چانسلرز سے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ یونیورسٹیوں کو طلبہ کے مفاد میں نئے نئے طریقے تلاشنے ہوں گے، تاکہ طلبہ کو ایسی تعلیم دی جا سکے جو انہیں اچھی ملازمتیں دلانے میں معاون و مددگار ثابت ہوں اور ان کا مستقبل بھی روشن ہو۔ ریونت ریڈی کا کہنا ہے کہ ریاست کے ماتحت یونیورسٹیوں کو ایک ایسا ایکو سسٹم بنانا چاہیے جہاں گاؤں کی غریب فیملی سے آنے والے طلبہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنا کیریئر بنا سکیں اور مستقبل کو روشن کر سکیں۔ ساتھ ہی انہوں نے یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز سے کہا کہ پرانے اور بے کار کورسز بند کر کے نئے و جدید طرز کے کورسز شروع کیے جائیں۔ یہ کورسز ایسے ہونے چاہئیں جن کی جاب مارکیٹ میں مانگ ہو، تاکہ طلبہ آسانی سے ملازمت حاصل کر سکیں۔

کیا عدالت عظمیٰ وقف جیسے کسی قانون کو ختم کر سکتی ہے؟

وقف ترمیمی بل اپوزیشن کی سخت مخالفت کے باوجود پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہو چکا ہے۔ کچھ لیڈران اس بل کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ بھی پہنچ گئے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا کتنا اثر دیکھنے کو ملے گا۔ لگاتار سرخیوں میں رہنے والے وقف ترمیمی بل سے متعلق اب عام لوگوں کے ذہن میں یہ سوال اٹھنے لگا ہے کہ کیا وقف جیسے کسی بھی قانون کو عدالت عظمیٰ ختم کر سکتی ہے؟ آیئے، یہاں ہم اس سوال کا جواب جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

1. کیا سپریم کورٹ ختم کر سکتا ہے وقف جیسا کوئی قانون؟

ہندوستان میں عدالت عظمیٰ، یعنی سپریم کورٹ کو عدالت کا سب سے اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ سپریم کورٹ کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی قانون کو غیر آئینی قرار دے کر اسے ختم کر سکتی ہے۔ حالانکہ اس کے لیے بھی کچھ قواعد و اصول کا پاس و لحاظ رکھنا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی قانون آئین ہند کے تحت دیے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے تو سپریم کورٹ کے پاس اختیار ہے کہ وہ اس قانون کو ختم کر دے۔ اس کے علاوہ اگر بات کی جائے کسی ایسے قانون کی جو آئین ہند کی بنیادی روح کے خلاف ہے، تو ایسی صورت میں بھی سپریم کورٹ کو وہ قانون ختم کرنے کا اختیار ہے۔ مطلب یہ کہ سپریم کورٹ وقف اور اس جیسے کسی بھی قانون کو قواعد کے مطابق ختم کر سکتا ہے۔

2. سپریم کورٹ کب ختم کرتا ہے کوئی قانون؟

واضح ہو کہ سپریم کورٹ آف انڈیا بذات خود کسی بھی قانون کو اپنے طور پر ختم نہیں کرتا ہے، بلکہ اس کے لیے ایک طریقۂ کار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص یا ادارہ کے ذریعہ اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی جاتی ہے۔ عرضی پر سماعت کے دوران اگر سپریم کورٹ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ وہ قانون غیر آئینی ہے، تو پھر اس قانون کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

داداصاحب پھالکے ایوارڈ یافتہ منوج کمار کی آخری رسومات ادا

ممبئی:5/اپریل (ورقِ تازہ نیوز) بالی ووڈ کے قد آور اداکار اور دادا صاحب پھالکے ایوارڈ یافتہ فنکار منوج کمار عرف بھارت کمار کو آج دوپہر میں ممبئی کے شمشان گھاٹ میں سپردِ آتش کر دیا گیا۔ اس وقت کئی اداکاروں امیتابھ بچن، ابھشیک بچن، سلیم خان، ارباز خان، ہیما مالینی، پریم چوپڑا وغیرہ نے آنجہانی اداکار کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اُن کے بیٹے کنال گوسوامی نے چِتا کو آگ دی اور حکومت کی جانب سے پولیس کے خصوصی دستے نے اُنھیں سلامی دی۔ اس طرح 87 سالہ اداکار کی زندگی کا سفر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ اداکار، ڈائریکٹر، پروڈیوسر، رائٹر، اسکرین پلے رائٹر کا جنم 24/جولائی 1937ء کو ایبٹ آباد، خیبر پختونخواہ پاکستان برٹش انڈیا میں ہوا تھا اور انتقال 4/اپریل 2025ء کو ممبئی کے ایک خانگی اسپتال میں علاج کے دوران ہوا۔ اُن کے پسماندگان میں بیوی ششی گوسوامی، بیٹے کنال گوسوامی، وشالی گوسوامی و دیگر افراد ہیں۔ منوج کمار نے یوں تو کئی رومانٹک اور حب الوطنی کے موضوع پر بنی فلموں میں عمدہ اداکاری کی تھی لیکن اُنھیں سب سے زیادہ شہرت حب الوطنی کے موضوع پر بنی فلموں سے ہوئی۔ اُن کی شہید فلم اسی موضوع پر تھی جس میں اُنھوں نے شہید بھگت سنگھ کا کردار کیا تھا۔ اس کے بعد اُپکار فلم نے اُن کی شہرت میں چار چاند لگا دیئے تھے۔ اس فلم میں اُن کی ہیروئین آشا پاریکھ تھیں۔ اُنھیں بھارتی حکومت نے قومی پدما شری ایوارڈ اور دادا صاحب پھالکے ایوارڈ کے اعزاز سے نوازا تھا۔ منوج کمار کا بچپن بڑی پریشانیوں اور تکالیف میں گزرا۔ اُنھوں نے ایبٹ آباد کے بعد لاہور (پاکستان) میں سکونت اختیار کر لی تھی لیکن 1947ء میں ملک کے تقسیم کے بعد اُن کا خاندان دہلی منتقل ہو گیا تھا۔ جہاں اُنھوں نے کالج کی تعلیم مکمل کی۔ پھر ہیرو بننے کا شوق اُنھیں بمبئی کھینچ لایا۔ اُنھوں نے دلیپ کمار کے ساتھ آدمی اور کانتی جیسی ہٹ فلموں میں عمدہ اداکاری کی تھی۔ روٹی، کپڑا اور مکان، اُپکار، شہید، پتھر کے صنم، شور، پورب اور پچھم، گمنام، وہ کون تھی، دس نمبری، جئے ہند، دو بدن، نیل کمل، گرہستی، ہمالیہ کی گود میں، کلرک، ہریالی اور راستہ، بنارسی ٹھگ، ڈاکٹر ودیا، اپنے ہوئے پرائے، گھر بسا کے دیکھو، اُن کی ہٹ فلمیں ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक़-ए-ताज़ा
06 April. 2025

ہسپتال میں تبدیل ہوجانے والے بچے جو چھ سال بعد حقیقی ماؤں سے جا ملے

گولر موڈی آلمو

24 دسمبر 2018 روتھ یوونی سیزا اور ماریا ایلیٹا چلکون التامیرانو کی زندگی میں سب سے زیادہ خوشگوار دنوں میں سے ایک تھا۔ اس دن دونوں نے پیرو کے ایک جنرل ہسپتال میں دو بچوں کو جنم دیا۔ [illegible]

دوسروں کی طرح دو بچے

[illegible]

پراسیکیوٹر کے دفتر نے یہ جاننے کے لیے تحقیقات کا آغاز کیا تھا کہ بچوں کی پیدائش کے دن ہسپتال میں کیا ہوا تھا۔ 'مجھے اور میرے شوہر کو یقین نہیں آرہا تھا کہ ہمارا چھوٹا لڑکا ہمارا بیٹا نہیں ہے۔' جارج کہتے ہیں کہ 'جب انھوں نے نمونے لیے، تو میں نے ڈیوسیٹو سے اس بات کی تصدیق کرنے کو کہا کہ یہ ہمارا ہے۔ میں نتیجہ بھی نہیں جاننا چاہتا تھا۔

ایک ویڈیو کال جو وہ کبھی نہیں بھولیں گے

پھر ماریا ایلیٹا اور روتھ رابطے میں آئیں۔ ماریا ایلیٹا اور ان کا بچہ ہر بار جب بھی پراسیکیوٹر کے دفتر میں پیش ہونے کے لیے شہر جانا پڑتا تھا تو جین میں روتھ کے گھر پر رہتا تھا۔ ایک دن پراسیکیوٹر کے دفتر نے ان دونوں کو ایک ویڈیو کال میں شرکت کے لیے بلایا اور روتھ نے اپنے گھر سے مل کر اس کا سامنا کرنے کی پیش کش کی۔ ماریا ایلیٹا یاد کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ 'اس وقت مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ویڈیو کال کیا ہوتی ہے۔' وہ بچہ جس کی پرورش کے لیے دونوں جوڑوں نے چار سال اتنی محبت کے ساتھ کی تھی وہ دراصل دوسرے کا تھا۔ اس کے بعد جارج لوئس واسکیز نے اس کی وجہ سے اپنی تکلیف کا بتایا۔ یہ دونوں خاندان ایک دوسرے سے ملتے جاتے رہے۔ ماریا ایلیٹا اس چھوٹی سی وائنری کی بدولت زندہ رہتی ہیں جہاں وہ اپنے کھیت کی مصنوعات فروخت کرنے کا انتظام کرتی ہیں، جبکہ روتھ، گھروں، کاروباروں، جو کچھ بھی باہر آتا ہے، کی صفائی کا کام کرتی ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں بچے اور ان کی مائیں دوست بن گئیں۔ ان کے جذبات ایک جیسے تھے پھر بچوں کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر والدین جھیل میں ایک ساتھ گئے۔ لیکن دونوں بچے اپنی پرورش کرنے والی ماؤں کے پاس ہی رہے۔ جب تک جین کی پہلی فیملی کورٹ کا فیصلہ نہیں آیا، جس نے حکم دیا کہ انھیں ان کے حیاتیاتی خاندانوں کے حوالے کیا جائے اور سول رجسٹری کو حکم دیا کہ وہ ان کی نئی اور حقیقی فائل جمع کریں۔ بالآخر 28 مارچ کو یہ بچے اپنی پالنے والی ماؤں سے جدا ہو گئے۔

'ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے'

اس کے بعد سے چیزیں آسان نہیں ہیں۔ دونوں چھوٹے بچے روتے ہیں اور 'اپنی ماں' کے پاس واپس جانے کے لیے کہتے ہیں۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انھیں نہ تو وہ نفسیاتی مدد ملی ہے جو جج نے انھیں فراہم کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ ہی ہسپتال یا کسی دوسرے ادارے سے کوئی کال موصول ہوئی ہے۔ جارج لوئس واسکیز بتاتے ہیں جب وہ زیادہ دیر رو رہے ہوتے ہیں تو میں انھیں چہل قدمی کے لیے لے جاتا ہوں تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ آیا ان کا دھیان بٹتا ہے یا نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بے بسی سے صدمے کا سامنا کر رہے ہیں۔ روتھ کا کہنا ہے کہ 'ہمارے پاس کوئی نہیں، کچھ بھی نہیں ہے۔' ماریا ایلیٹا کی طرح، وہ اب اس بیٹے کے ساتھ کھوئے ہوئے وقت کی تلافی کرنا چاہتی ہیں جس سے وہ پیدائش کے وقت محروم تھیں، لیکن چھ سال تک پرورش پانے والے بچے کے ساتھ تعلقات کھوئے بغیر جیسے وہ ان کا اپنا ہو۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہیں کہ 'کئی سال ہو گئے ہیں لیکن میں اپنے بیٹے کو پیار نہیں دے پائی اور اب میں اسے پیار دینا چاہتی ہوں۔' اب، روزی کمانے کے لیے اپنی روزمرہ کی جدوجہد میں، انھوں نے جنگل میں رہنے والے چھوٹے لڑکے کو اس کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر منتقل کرنے کا بھی ذکر کیا ہے، جو ان کے مطابق پہلے سے ہی 'ان کا بھائی' ہے۔

وقف ترمیمی بل 2024ء کی منظوری مسلمانوں کی بداعمالیوں کا خمیازہ

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی

کامل الحدیث جامعہ نظامیہ M.A., M.Com., Ph.D (Osm) ،

اللہ تعالی اپنے بندوں پر اسی وقت ظالم حکمراں مسلط فرماتا ہے جب وہ اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ محدثین کرام میں بلند پایہ مقام رکھنے والے امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ رعایا کے دلوں کے حالات کے مطابق اللہ تعالی باشاہوں کو حکمرانی عطا فرماتے ہیں اگر رعایا مطیع و فرمانبردار ہوگی تو بادشاہ بھی عدل وانصاف، نرمی وشفقت کا خوگر ہوگا اور اگر رعایا ہی رب کی نافرمان ہو تو اللہ تعالی نرم خو بادشاہ کو بھی ان کے حق میں غضب ناک اور سخت گیر بنا دیتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان بنیادی عوامل واسباب پر غور وفکر کریں جن کی وجہ سے وطن عزیز ہندوستان میں حاکموں سے جبر وستم کا سلسلہ جاری ہے۔ ہندوستان میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے ساتھ ظالم حکمرانوں کی سخت گیری وناانصافی میں آئے دن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی وقف ترمیمی بل 2024 کی منظوری ہے جو دراصل وقف جائیداوں کو ہڑپنے کا منصوبہ ہے۔ مسلمانوں کے خدشات، تحفظات اور اعتراضات کو بالائے طاق رکھ کر غیر آئینی وغیر دستوری، نقائص ودھوکہ دھڑی اور سیاسی اغراض ومقاصد پر مبنی وقف ترمیمی بل 2024 کو پہلے غیر جمہوری فیصلہ سناتے ہوئے جے پی سی نے منظوری دی پھر اس کے بعد طاقت اور سیاسی جوڑ توڑ سے دونوں ایوانوں سے اس متنازعہ بل کو پاس کروالیا گیا جس کے بعد دیگر ریاستوں کو چھوڑ دیئے صرف اتر پردیش میں کئی ایکڑ اراضی پر محیط وقف کی جائیدادوں بشمول سنبھل کی جامع مسجد کو سرکاری جائیداد قرار دینے کا راستہ صاف ہوگیا۔ وقف ترمیمی بل 2024 کے تحت مرکزی حکومت وقف املاک کے انتظام اور انتظامیہ کے موجودہ ڈھانچے میں تبدیلی لاکر ریاستی بورڈوں میں غیر مسلم حضرات کو نامزد کرنا چاہتی ہے جو مذہبی معاملات میں صریحاً مداخلت ہے اس بناء پر امت مسلمہ اس ترمیمی بل کو مسترد کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اندیشہ ہے کہ جو لوگ اتباع شریعت کے مکلف نہیں اگر انہیں وقف بورڈ میں شامل کیا گیا تو وقف بورڈ غیر مسلم انتظامیہ کے تحت چلا جائے گا۔ ہمیں غور کرنا یہ ہے کہ احکامات شرعیہ سے واقف اور مسلمانوں سے اعتقادی وابستگی رکھنے والے اکثر وقف بورڈ کے صدور نشین اور وقف بورڈ کے عملے نے وقف کی املاک اور جائیدادوں کی صیانت وحفاظت میں اپنا مومنانہ کردار ادا کیا ہے؟ پورے ہندوستان کے وقف بورڈز میں کام کرنے والے ملازمین اگر ہمت، جرات اور ایمانی حرارت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائے ہوتے تو آج مسلمانوں کی یہ حالت زار نہ ہوتی۔ ہماری انہی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے کہ جس طرح حقائق وشواہد کو بالائے طاق رکھ کر محض عقیدہ کی بنیاد پر بابری مسجد فیصلہ سنا کر مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی اس فیصلہ کے بعد آج دوبارہ مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی اور مسلمانوں کی تشویش اور خدشات کی سماعت کیے بغیر یکطرفہ طور پر وقف ترمیمی بل 2024 کو محض عددی قوت کی بنیاد پر منظور کرلیا گیا جو یقینا مسلمانوں کے لیے اضطراب و بے چینی پیدا کرنے والا عمل ہے۔ آج ہم کہہ رہے ہیں کہ وقف املاک پر صرف مسلمانوں کا حق ہے کاش ہندوستان کی تاریخ کا یہ سیاہ دن دیکھنے سے پہلے ہم خواب غفلت سے جاگ جاتے اور کہتے اوقافی جائیدادوں پر غریب و نادار مسلمانوں کا حق زیادہ ہے لہٰذا ہم کسی کو اس امانت میں خیانت کرنے نہیں دیں گے۔ اگر وقف بورڈز میں کام کرنے والے تمام ملازمین اوقافی جائیدادوں کی صیانت وحفاظت میں اپنا کردار ادا کرتے اور ان کا صحیح استعمال کیے ہوتے تو نہ مسلمان تعلیمی پسماندگی کا شکار ہوتا اور نہ ہی معاشی بدحالی سے وہ پریشان ہوتا۔ مسلمانوں کی تعلیمی ومعاشی پسماندگی کی ذمہ داری وقف بورڈز میں کام کرنے والے ان بدعنوان وکرپٹ عہدیداروں پر ہے جن کی نگرانی میں اوقافی جائیدادوں کو تباہ وبرباد کیا گیا اور وہ تماش بین بنے رہے۔ اب ہم کو ہوش آیا ہے کہ اوقافی جائیدادیں ملت اسلامیہ کی امانت ہے جس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کی دینی وملی ذمہ داری ہے۔ ہمارا یہ احساس اس وقت کیوں مر گیا تھا جب مرکزی اور ریاستی سطح پر وقف بورڈ میں کام کرنے والے مسلم عہدیداروں نے سیاسی فائدے کے تحت اپنے اپنے سیاسی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے وقف املاک کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ انہی مسلم عہدیداروں کی کارستانی کا نتیجہ ہے کہ آج وقف کے بے شمار جائیدادیں ایسی ہیں جن پر سرکاری عمارتیں قائم ہیں جن کے انخلا کی کبھی کوشش بھی نہیں کی جاتی۔ اصحاب ثروت اشخاص نے مسلمانوں کی تعلیمی ومعاشی حالات میں بہتری لانے کے لیے اپنی قیمتی جائیدادیں وقف کی تھیں اور ہم نے اپنے ذاتی اغراض ومقاصد پر ملت کے مفادات کو قربان کردیا۔ کاش ہم اسی وقت ملی بیداری کا ثبوت دیتے اور اتحاد واجتماعیت کے ساتھ جنگی سطح پر ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے، بازوں پر کالی پٹیاں باندھ کر ان کے کالے کرتوتوں کے خلاف آواز بلند کرتے اور ان کے خلاف تمام جمہوری ودستوری ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے تحریک چلاتے تو شاید آج ہمیں یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ عیدالفطر سے عین قبل مسلمانوں کو دھمکی دی گئی کہ اگر سڑکوں پر نماز ادا کریں گے تو ان کے پاسپورٹ اور ڈرائیونگ لائسنس منسوخ کردیئے جائیں گے۔ کیا کوئی ایسا فرمان غیر مسلم حضرات کے لیے بھی جاری کیا جاتا ہے جو مسلسل دس دنوں تک روڈوں پر قبضہ کرتے ہوئے مورتیاں بٹھاتے ہیں، مسلمانوں کی مساجد سے لاؤڈ اسپیکر کو نکالا جارہا ہے تو دوسری طرف غیر مسلم حضرات کو تہواروں میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی کھلی اجازت دی جاتی ہے، راتوں رات مسلمانوں کی عبادتگاہوں کو منہدم کیا جارہا ہے تو دوسری طرف عوامی شاہراہوں پر کوئی نہ کوئی نئی مندر معرض وجود میں آرہی ہے اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ غیر مسلموں کے مذہبی اداروں میں مسلمانوں کی تعیناتی نہیں ہوتی لیکن وقف بورڈ میں غیر مسلم حضرات کی تقرری کی جائے گی۔ مسلمان ظلم کے خلاف احتجاج بھی کرتے تو ان کے گھروں کو بلڈوز کیا جارہا ہے تو دوسری طرف غیر مسلم حضرات مسلم عبادتگاہوں اور درگاہوں کی کھلے عام بے حرمتی کرتے ہیں تو ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ یہ تمام چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ حکومتی سطح پر مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے۔ وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ہورہی ان ناانصافیوں کا اگر ہم قرآن مجید اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ یہ درحقیقت مسلمانوں کی بداعمالیوں کا خمیازہ ہے۔ قرآن مجید کے مطابق انسان مصائب و آفات اور بلائیات وفسادات کا جو شکار ہوتا ہے وہ درحقیقت مکافات عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جب انسان اپنی اصلی استعداد وصلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے دین فطرت پر قائم رہنے کے بجائے نفس پرستی، دنیا پرستی اور شیطانی مکروفریب میں آکر بداعمالیوں کا شکار ہوجاتا ہے تو ایسے شخص کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں سزا کا کچھ مزا چکھا دیا جاتا ہے تاکہ بندہ مومن خواب غفلت سے بیدار ہوجائے اور وہ اپنے گناہوں کی تلافی کے لیے رجوع الی اللہ ہوکر توبہ و استغفار کرے اور اللہ کے دربار میں عاجزی وزاری کے ساتھ التجا وفریاد کرے۔ لہٰذا وقف ترمیمی بل 2024 کی منظوری سے پیدا ہونے والے حالات سے پریشان ومایوس ہوئے بغیر مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کریں اور اپنے کردار کو مومنانہ کردار کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں یقینا اللہ تعالی ہم پر کرم فرمائے گا اور فسطائی طاقتوں کے منصوبوں کو ناکام ونامراد بنادے گا چونکہ اس کی قدرت وتدبیر کے سامنے کسی کے مکروفریب اور سازشوں کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ حضرت سیدنا ابو درداؓ سے مروی ہے رسول رحمتؐ نے فرمایا اللہ تعالی (حدیث قدسی) میں ارشاد فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ (یعنی میرے قبضہ قدرت) میں ہیں، لہٰذا جب میرے (اکثر) بندے میری اطاعت وفرماں برداری کرتے ہیں تو میں ان کے حق میں (ظالم) بادشاہوں کے دلوں کو رحمت وشفقت کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے حق میں (عادل ونرم خو) بادشاہوں کے دلوں کو غضب ناکی اور سخت گیری کی طرف پھیر دیتا ہوں جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ (بادشاہ) ان کو سخت عقوبتوں میں مبتلا کرتے ہیں، اس لیے (ایسی صورت میں) تم اپنے آپ کو ان بادشاہوں کے لیے بدعا کرنے میں مشغول نہ کرو بلکہ (میری بارگاہ میں تضرع وزاری کرکے اپنے آپ کو (میرے) ذکر میں مشغول کرو، تاکہ میں ان بادشاہوں کے شر سے تمہیں بچاؤں۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہ ویسین۔

وقف ترمیمی بل پر جنتا دل یونائیٹڈ اور تیلگو دیشم کا دھوکہ

از قلم: شیخ سلیم

ویلفیئر پارٹی آف انڈیا

گزشتہ روز لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل 2024 کو منظور کیا گیا، جس کے حق میں 279 ووٹ جبکہ مخالفت میں صرف 154 ووٹ آئے۔ حیرت انگیز طور پر تیلگو دیسم پارٹی اور جنتا دل یونائیٹڈ، جنہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے ووٹوں سے اقتدار حاصل کیا، اس بل کے حق میں کھڑی ہوگئیں۔ اگر یہ دونوں پارٹیاں اپنی حمایت واپس لے لیتیں، تو حکومت اکثریت کھو سکتی تھی، اور یہ متنازع بل پاس نہ ہوتا۔ یہ دونوں پارٹیاں چاہتیں تو حکومت بھی گرا سکتی تھیں۔ یہ بل درحقیقت وقف املاک کے انتظامی اختیارات کو سرکاری کنٹرول میں دینے کی سازش ہے۔ ہندوستان میں تقریباً آٹھ لاکھ ایکڑ وقف جائیداد موجود ہے، جس کی مالیت بارہ لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے، جن میں سے ستر فیصد سے زیادہ پر غیر قانونی قبضے ہیں۔ کئی مساجد، مدارس، اور دیگر وقف کی کئی دوکانیں ایسی ہیں جن کے کرایے مارکیٹ ریٹ کے مقابلے میں سوگنا کم ہیں۔ قانون ایسے ہیں دوکان خالی نہیں کرا سکتے کرایہ بڑھا نہیں سکتے۔ وقف کی یہ املاک بنیادی طور پر تعلیمی ادارے، مساجد، قبرستان، یتیم خانے اور دیگر فلاحی اداروں کے لیے وقف کی گئی تھیں۔ مگر اس نئے قانون کے ذریعے حکومت کا ان پر تسلط بڑھ جائے گا، جس سے اقلیتوں کے تعلیمی اور مذہبی ادارے مالی اور انتظامی طور پر مزید کمزور ہوجائیں گے۔ تیلگو دیسم پارٹی اور جنتا دل یونائیٹڈ نے ہمیشہ مسلمانوں سے ووٹ مانگا، اور بہار وآندھرا پردیش میں لاکھوں مسلم ووٹرز نے ان پر بھروسہ کیا۔ بہار میں جے ڈی یو کا تیس فیصد ووٹ بینک مسلمان ہیں، جبکہ آندھرا پردیش میں ٹی ڈی پی کو اٹھارہ فیصد مسلم ووٹروں کی حمایت حاصل رہی ہے۔ لیکن جب مسلمانوں کے بنیادی حقوق پر حملہ ہوا، تو انہی پارٹیوں نے بی جے پی کے ساتھ کھڑے ہوکر مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا۔ یہ پہلا موقع نہیں جب ان پارٹیوں نے مسلمانوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ 2019 میں جب شہریت ترمیمی قانون آیا تھا، تب بھی نتیش کمار کی جے ڈی یو نے حکومت کا ساتھ دیا تھا۔ اسی طرح، ٹی ڈی پی نے 2014 میں نریندر مودی کے پہلے دور حکومت میں این ڈی اے کی حمایت کی تھی، حالانکہ اس وقت بی جے پی کا مسلم مخالف ایجنڈا واضح تھا۔ یہ بل ہندوستانی دستور کے کئی اہم دفعات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ خاص طور پر آرٹیکل 25، 26، اور 30 اس بل کے ذریعے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ آرٹیکل 25 ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اس کی تبلیغ کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا حق دیتا ہے۔ آرٹیکل 26 تمام مذہبی گروہوں کو اپنے مذہبی امور کا آزادانہ انتظام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ جبکہ آرٹیکل 30 اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام سنبھالنے کا مکمل حق دیتا ہے۔ وقف املاک پر حکومت کا تسلط ان تمام آئینی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے اور اقلیتوں کے حقوق پر ایک بڑا حملہ ہے۔ بابری مسجد کی شہادت ایک مسجد پر حملہ تھا، یہ قانون ملک کی تمام مساجد، مدارس، قبرستانوں اور امام بارگاہوں پر ایک سازشی حملہ ہے۔ اب وقت آچکا ہے کہ مسلمان اپنی سیاسی بیداری کا ثبوت دیں اور اپنی اہمیت کو پہچانیں۔ مسلمانوں کے پاس طاقت ہے، تعداد ہے اور سب سے بڑھ کر ایک اجتماعی شعور ہے جو اگر منظم ہوجائے تو کسی بھی سیاسی چال کو ناکام بنا سکتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور ایسے نمائندے چنیں جو ان کے مفادات کی حقیقی حفاظت کرسکیں۔ اگر آج بھی وہ بے سمت اور بے سمت رہیں گے تو کل ان کے حقوق مزید سلب کرلیے جائیں گے۔

یہ دنیا امتحان کی جا ہے، یہاں ہر چیز کا مول ہے
جو حق چھینے نہ ظالم سے، وہی سب سے فضول ہے

اب مسلمانوں کو اپنی ترجیحات بدلنی ہوں گی۔ اب تک آنکھ بند کرکے جن نام نہاد سیکولر پارٹیوں کو ووٹ دیا گیا، آگے انہیں ووٹ نہیں دیا جا سکتا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صرف مذہبی نعرے بازی سے آگے بڑھ کر عملی سیاست میں اپنی جگہ بنائیں۔ اپنی پارٹی بنائیں اور اپنا سیاسی قیادت کھڑا کریں۔ اپنے قیادت پر بھروسہ کریں، اپنے تعلیمی اداروں کو مضبوط کریں، کیونکہ دوسروں نے ہمیشہ دھوکہ دیا ہے۔ اپنی معیشت کو مستحکم کریں اور ایسے لیڈروں کو منتخب کریں جو وقتی مفادات کے بجائے قوم کی مجموعی بہتری کو ترجیح دیں۔ دشمن ہمیشہ منقسم قوموں پر حملہ کرتا ہے، اور اگر مسلمان خود کو فرقوں، زبانوں اور علاقوں میں بانٹتے رہیں گے، تو وہ مزید کمزور ہوتے جائیں گے۔ اپوزیشن جماعتوں نے وقف بل کی مخالفت میں بہترین کردار ادا کیا۔ پارلیمنٹ میں اس کے خلاف مضبوط آواز اٹھائی، جن میں کانگریس، سماج وادی پارٹی، آل انڈیا ترنمول کانگریس، تمل ناڈو کی ڈی ایم کے، لالو پرساد کی جنتا دل اور شیوسینا (ادھوٹھاکرے) مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان کے بارے میں ان شاء اللہ بعد میں تفصیل سے لکھا جائے گا۔ مسلمانوں کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی انہوں نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، کامیابی ان کے قدم چومتی رہی۔ آج بھی اگر وہ اپنے ووٹ کو سوچ سمجھ کر استعمال کریں، دھوکہ باز سیاست دانوں کو مسترد کریں اور اپنی آواز بلند کریں، تو وہ اپنے مستقبل کو محفوظ بنا سکتے ہیں۔ وقف املاک کا تحفظ صرف ایک قانونی یا مالی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ مسلمانوں کے مذہبی اور تعلیمی حقوق اور شناخت کا معاملہ ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ بیدار ہو، اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اپنی طاقت کا درست استعمال کرے۔

وقف ترمیمی بل کو عام آدمی پارٹی کا بھی چیلنج، امانت اللہ خان سپریم کورٹ پہنچے

نیو دہلی، 5 اپریل: لوک سبھا اور راجیہ سبھا نے متنازعہ وقف (ترمیمی) بل 2025 کی منظوری کے چند دن بعد، عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے ایم ایل اے امانت اللہ خان نے ہفتہ کو سپریم کورٹ میں بل کی آئینی جواز کو چیلنج کیا۔ جمعرات کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے گھنٹوں طویل بحث کے بعد بل کو منظور کیا۔ لوک سبھا میں بل کو 288-232 ووٹوں سے اور راجیہ سبھا میں 128-95 ووٹوں سے منظور کیا گیا۔ بل اب صدر کی منظوری کا انتظار کر رہا ہے۔ امانت اللہ خان کا کہنا ہے کہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی خودمختاری پر حملہ ہے۔ ان کے مطابق یہ بل اقلیتوں کے اُن بنیادی حقوق کو متاثر کرتا ہے جن کے تحت وہ اپنے مذہبی اور رفاہی اداروں کا انتظام چلاتے ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس بل کو غیر آئینی قرار دے کر مسترد کیا جائے۔ ہندوستان ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق، AAP ایم ایل اے اور دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین امانت اللہ خان، یہ بل مبینہ طور پر ”مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی خودمختاری کے ساتھ مداخلت کرتا ہے، من مانی انتظامی مداخلت کو قابل بناتا ہے، اور اقلیتوں کے مذہبی اور خیراتی اداروں کو سنبھالنے کے حقوق کو مجروح کرتا ہے۔“ ہندوستان ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق، AAP ایم ایل اے اور دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین امانت اللہ خان، یہ بل مبینہ طور پر ”مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی خودمختاری کے ساتھ مداخلت کرتا ہے۔

'پوری سیریز میں کہیں جیت کی لگن دکھائی نہیں دی': نیوزی لینڈ نے ون ڈے سیریز میں پاکستان کو 'وائٹ واش' کردیا

نیوزی لینڈ نے تین میچوں پر مشتمل ون ڈے سیریز میں پاکستان کو وائٹ واش کردیا ہے۔ سنیچر کے روز سیریز کے تیسرے اور آخری میچ میں میزبان ٹیم نیوزی لینڈ نے آٹھ کھلاڑیوں کے نقصان پر پاکستان کو جیت کے لیے 265 رنز کا ہدف دیا تھا تاہم پاکستان محض 221 رنز بنا سکا۔ یوں نیوزی لینڈ نے تیسرے ون ڈے میں پاکستان کو 43 رنز سے ہرا کر سیریز تین صفر سے اپنے نام کرلی۔ یاد رہے کہ پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان تین میچوں پر مشتمل ون ڈے سیریز کا آغاز نیوزی لینڈ میں 29 مارچ سے ہوا تھا۔ سیریز کے دوسرے میچ میں نیوزی لینڈ نے پاکستان کو 84 رنز سے شکست دے کر سیریز میں 2-0 کی برتری حاصل کرلی تھی جبکہ اس سے قبل 29 مارچ کو کھیلے جانے والے پہلے ون ڈے میں بھی پاکستان نے نیوزی لینڈ کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی تھی اور اس میں بھی پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ واضح رہے کہ آج ماؤنٹ منگوئی میں ہونے والی بارش کے باعث میچ کے ٹاس میں تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے کھیل کو 50 کی بجائے 42 اوورز تک محدود کیا گیا تھا۔ سنیچر کو ون ڈے سیریز کے آخری میچ میں پاکستان نے ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ میزبان ٹیم نے ایک بار پھر جارحانہ کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں آٹھ وکٹوں کے نقصان پر 264 رنز بنائے۔ کپتان مائیکل بریسویل 59 رنز بنا کر نمایاں رہے جبکہ اوپنر ریس ماریو 58 رنز کے ساتھ دوسرے نمایاں کھلاڑی رہے۔ پاکستان کی جانب سے عاکف جاوید چار وکٹیں لے کر سرفہرست رہے جبکہ نسیم شاہ نے دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا اور فہیم اشرف اور سفیان مقیم کے حصے میں ایک، ایک وکٹ آئی۔ پاکستان نے جب ہدف کا تعاقب شروع کیا تو کھیل کے آغاز میں ہی پاکستان کے اوپننگ بلے باز امام الحق کو چہرے پر گیند لگ گئی جس کی وجہ سے انھیں میدان سے باہر جانا پڑا اور ان کی جگہ عثمان خان نے سنبھالی۔ 17 ویں اوورز کے اختتام تک جب پاکستان کے محض 74 رنز بن پائے تھے تو اسی اوور میں پاکستانی پلیئر عبداللہ شفیق، بین سمیر کے ہاتھوں آؤٹ ہو گئے اور یوں گرین شرٹس کی پہلی وکٹ گر گئی۔ پھر تو جیسے وقفے وقفے سے وکٹیں گرنے کا سلسلہ ہی چل پڑا۔ پاکستان کو دوسری وکٹ کا نقصان اس وقت اٹھانا پڑا جب عثمان خان کو بریسویل نے آؤٹ کیا اور یوں وہ محض 12 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ پاکستانی بلے باز بابر اعظم 50 رنز بنا کر کیچ آؤٹ ہوئے، محمد وسیم بغیر کوئی رن بنائے پہلی ہی گیند پر آؤٹ ہوئے جبکہ ان کے بعد طیب طاہر 33 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ سلمان علی آغا 11 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے اور ابھی 169 کا مجموعی سکور ہی ہوا تھا کہ کپتان محمد رضوان 37 رنز پر پویلین لوٹ گئے۔ فہیم اشرف صرف تین، نسیم شاہ 17، جبکہ عاکف جاوید محض ایک ہی رن بنا پائے اور یوں پاکستانی ٹیم 40 اوورز میں 221 رنز بنا کر ڈھیر ہوگئی۔

'میچ جتوانے والی صلاحیت کا فقدان نظر آیا'

پاکستان کرکٹ ٹیم کی جانب سے مسلسل ناقص کارکردگی پر سوشل میڈیا شائقین سخت تنقید کرتے نظر آئے۔ صحافی اجمل جامی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں بابر اعظم کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے لکھا کہ 'بابر تم نے کیا کیا؟ ایک بار پھر محض 50؟ ایک اور ناقص شاٹ، میچ کو جتوانے والی صلاحیت کا فقدان نظر آیا۔' ایک دل جلے صارف نے ایکس پر لکھا کہ 'نیوزی لینڈ کا مکمل وائٹ واش اور پاکستانی کرکٹ ٹیم کی ناقص کارکردگی۔ اس پوری سیریز میں کہیں جیت کی لگن دکھائی نہیں دی۔ ایک بار پھر پاکستان کی شرمناک شکست۔' ایکس صارف اعجاز ملک نے پاکستانی کرکٹ ٹیم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ 'بس اب بہت ہو گیا، پی سی بی کو جانبداری کی بجائے پیشہ ورانہ مہارت پر توجہ دینی چاہیے۔ محسن نقوی کے لیے یہ درست وقت ہے کہ وہ اب استعفیٰ دیں اور کسی دوسرے شخص کو پی سی بی میں اصلاحات کا موقع دیا جائے۔' تاہم جہاں سوشل میڈیا صارفین کی بڑی تعداد پاکستانی کرکٹ ٹیم کی شکست پر انگلیاں اٹھاتی نظر آئی، وہیں کچھ صارفین یہ کہتے ہوئے بھی دکھائی دیے کہ آگے آنے والے پی ایس ایل کی تیاریوں میں نیوزی لینڈ کے ہاتھوں یہ شکست بھی قصہ پارینہ بن جائے گی، اس لیے حوصلہ رکھیں۔

درگاہ کے سائے میں سیاست: بابا بڈھن گری: صوفی روایت کا سیاسی امتحان

از: عبدالحلیم منصور

کرناٹک کی فضائیں ایک بار پھر بے چین ہیں۔ چکمگلور کی بابا بڈھن گری پہاڑیوں میں صدیوں سے ایستادہ بابا بڈھن گری (دادا پہاڑ) درگاہ صرف ایک مذہبی مقام نہیں، بلکہ صوفی روایت، مذہبی رواداری اور سماجی ہم آہنگی کی عظیم علامت ہے۔ مگر آج یہ درگاہ نہ صرف عقیدت کا مرکز ہے، بلکہ سیاسی تناؤ، فرقہ وارانہ دباؤ اور ووٹ بینک کی کشمکش میں ایک ”میدانِ جنگ“ بن چکی ہے۔ اسے اب سیاسی لغت میں ”دتا پیٹھ“ کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ نئی کروٹ لیتا یہ تنازع موجودہ کانگریس حکومت کے متنازعہ موقف کے باعث مزید پیچیدہ ہوچکا ہے۔ اس بار ستم کسی اور نے نہیں، بلکہ ان ہاتھوں نے کیا ہے جن سے مسلمانوں نے انصاف کی امید باندھ رکھی تھی۔ حضرت دادا حیات میر قلندرؒ وہ صوفی بزرگ تھے جنہوں نے نہ صرف روحانی پیغام عام کیا بلکہ چکمگلور کی سرزمین پر ہندوستان میں سب سے پہلے کافی کی کاشت کا آغاز بھی کیا۔ آج جس ”کافی لینڈ“ کی پہچان چکمگلور سے جڑی ہے، وہ انہی بزرگ کا عملی فیضان ہے۔ ان کی درگاہ پر نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو عقیدت مند بھی بلاتفریق حاضری دیتے آئے ہیں۔ تاہم 2000 کے بعد بی جے پی اور وشو ہندو پریشد جیسی تنظیموں نے اس مقام کو ”دتا پیٹھ“ کہہ کر ہندو عبادت گاہ بنانے کی مہم تیز کی، اور یہاں ہندو مذہبی تقریبات کے لیے اجازت کا مطالبہ کیا۔ بی جے پی حکومت نے اس سمت میں کئی اقدامات کیے، اور کانگریس نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی۔ مگر آج وہی کانگریس، جس نے 2021 میں اپوزیشن میں رہتے ہوئے بی جے پی پر درگاہ کے تقدس کو پامال کرنے کا الزام لگایا تھا، اب اسی موقف کی حمایت کررہی ہے۔ یہ مقام گنگا۔جمنی تہذیب کی زندہ مثال تھا، جہاں صدیوں تک کوئی مذہبی دیوار حائل نہ ہوئی۔ لیکن اب اس صوفی مقام کو ”دتا پیٹھ“ کے طور پر پیش کرنے کی کوشش، مذہبی شناخت اور تاریخی حقائق دونوں پر حملہ ہے۔

بدلتے چہرے کی پہچان:

کرناٹک کی کانگریس حکومت نے حال ہی میں سپریم کورٹ میں جو حلف نامہ داخل کیا ہے، اس میں بابا بڈھن گری درگاہ کو ہندو مذہبی مقام تسلیم کرتے ہوئے پجاری کی تقرری کو قانونی حیثیت دینے پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ یہ فیصلہ کابینہ کی ذیلی کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر کیا گیا ہے، جس میں ایک مسلم وزیر بھی شامل تھے۔ حکومت نے ضلعی سطح پر ایک نگرانی کمیٹی تشکیل دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے، جس کی سربراہی ڈپٹی کمشنر کریں گے۔ دونوں فرقوں کے نمائندے، اور درگاہ کے سجادہ (شاہ قادری) اور دیگر افسران اس میں شامل رہیں گے، یہ کمیٹی پجاری کی تقرری سمیت درگاہ سے متعلق دیگر امور کا فیصلہ کرے گی۔ یہ سب اقدامات ایسے وقت میں کیے جارہے ہیں جب مسلمانوں، ملی تنظیموں اور 'کوموسوہاردا ویدیکے' جیسی ہندو۔مسلم ہم آہنگی کی نمائندہ انجمنوں کی جانب سے بارہا نمائندگی کی جاچکی ہے کہ درگاہ کی روایتی حیثیت کو برقرار رکھا جائے۔ اس صورتحال نے کئی سوالات کھڑے کردیے ہیں کہ کیا حکومت واقعی مذہبی ہم آہنگی کے لیے قدم اٹھا رہی ہے یا بی جے پی کی طرز پر ہندو ووٹ بینک کو لبھانے کی کوشش کررہی ہے؟ اگر بی جے پی کا یہی عمل ”فرقہ واریت“ تھا، تو کانگریس کا یہ اقدام کیا کہلائے گا؟ اور کیا یہ مسلمانوں کے لیے صرف مذہبی زخم نہیں بلکہ سیاسی دھوکہ بھی ہے؟ بی جے پی نے ماضی میں وشو ہندو پریشد کے دباؤ میں آکر بابا بڈھن درگاہ کو دتا پیٹھ بنانے کی راہ ہموار کی۔ آج وہی پالیسی خود کانگریس اپنا رہی ہے۔ کانگریس کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہ قدم ”مذہبی ہم آہنگی“ کے لیے ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم آہنگی صرف اسی وقت ممکن ہے جب ہندو رسومات کو درگاہ میں جگہ دی جائے؟ کیا صدیوں سے موجود مسلمان عقیدت مندوں کی حاضری اور طرزِ عبادت ہم آہنگی کی علامت نہیں؟ سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ کرناٹک وقف بورڈ، اقلیتی امور کے وزیر، اور کانگریس کے دیگر مسلم قائدین مکمل خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ جب درگاہ کے تشخص اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو چوٹ پہنچائی جارہی ہے، تو ان نمائندوں کی خاموشی کئی سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ کیا اقتدار میں رہنے کی قیمت یہی ہے کہ اپنی برادری کی نمائندگی ترک کردی جائے؟ یہ خاموشی صرف سیاسی بزدلی نہیں بلکہ ایک تاریخی غلطی ہے، جس کا خمیازہ آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ مسلمان عوام، ملی تنظیمیں، دانشور طبقہ اور ہم آہنگی کے حامی تمام گروہ اس مسئلے پر بیدار ہوں۔ درگاہ کی شناخت کا تحفظ صرف مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ تہذیبی بقا کا سوال ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے رہنماؤں سے باز پرس کریں، وہ وقف، مدارس اور مذہبی اداروں پر ہونے والے حملوں پر کب بولیں گے؟ اگر نہیں بولیں گے، تو ان کی قیادت کا جواز کیا ہے؟ یہ واقعہ نہ صرف وقف جائیدادوں کے تحفظ کی اہمیت اجاگر کرتا ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ سیاسی جماعتیں مسلمانوں کے جذبات اور مذہبی شناخت کو صرف انتخابی ہتھکنڈے کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ اگر یہی رویہ جاری رہا تو نہ سیاسی تحفظ بچے گا، نہ مذہبی آزادی۔ بابا بڈھن گری صرف ایک مزار نہیں، بلکہ وہ تاریخ ہے، تہذیب ہے، روحانیت ہے، اور ہم آہنگی کی وہ پہچان ہے جو کسی خاص مذہب کی جاگیر نہیں۔ اگر آج اس کی شناخت تبدیل ہونے دی گئی، تو کل دیگر درگاہیں بھی اس سیاسی تجربے کی زد میں آئیں گی۔ اب وقت ہے کہ مسلمان صرف جذباتی نہ رہیں بلکہ سیاسی طور پر باشعور ہوکر اپنی تہذیبی وراثت کا دفاع کریں۔

یہی تو وقت ہے حق بات کہنے کا
ورنہ خاموشی بھی جرم بن جاتی ہے

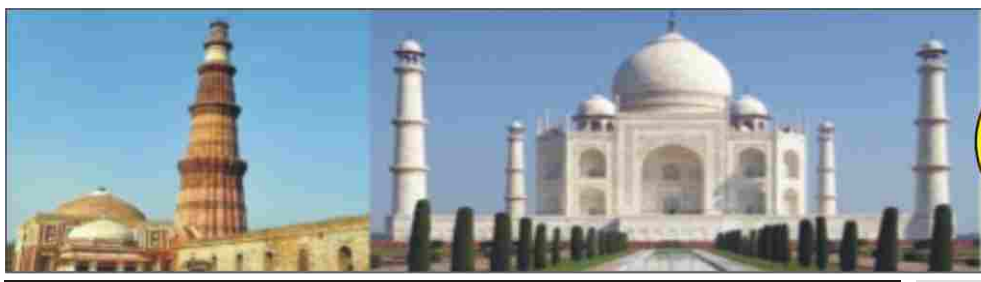

پارلیمنٹ سے منظور کردہ وقف ترمیمی بل 2025 دستور کی واضح خلاف ورزی ہے
اس پر دستخط کرنے سے صدر جمہوریہ اجتناب کریں

Janab Ziauddin Siddiqui Sb
(Ameer Wahdat E Islami Hind)

سہارنپور 5, اپریل 2025: وحدت اسلامی ہند کے امیر ضیاء الدین صدیقی نے پارلیمنٹ سے منظور کردہ وقف ترمیمی بل کی شدید الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے منظور کرنے والے ارکان پارلیمنٹ نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ یہ بل دستور ہند کی بنیادی حقوق کی دفعہ 26 کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ دستور ہند میں درج بنیادی حقوق کی دفعات 29,15,14 اور 30 بھی متاثر ہوتی ہیں۔ جب تک یہ دفعات دستور ہند میں درج ہیں اس کے علی الرغم کوئی بھی قانون نہیں بنایا جا سکتا۔ لہذا صدر جمہوریہ کو اس پر دستخط کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے اسے واپس کرنا چاہیے۔ وحدت اسلامی ہند کے امیر نے کہا کہ اوقاف کے تعلق سے نفرت آمیز و اشتعال انگیز اور غلط بیانیوں پر مشتمل پروپیگنڈا بند ہونا چاہیے۔ اوقاف وہ جائدادیں ہیں جنہیں خود مسلمانوں نے اپنی ملکیت سے نیکی کے جذبے کے تحت مخصوص مذہبی و سماجی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے وقف کیا ہے۔ ان جائیدادوں کا انتظام وانصرام قرآن وسنت کے اصولوں کے مطابق ہی کیا جائے گا۔ کوئی غیر مسلم یا ذات برادری کی بنیاد پر اوقاف کا انتظام کسی کو نہیں دیا جا سکتا بلکہ تقوی اور اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ہی اوقاف کا انتظام کیا جائے گا۔ اوقاف کی نوعیت وقف کرنے والے کی منشاء کے خلاف تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ یہ دنیوی کاروبار نہیں بلکہ عبادت ہے۔ لہذا اوقاف کے انتظام وانصرام میں روحانی ومذہبی پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کا یہ کہنا ایک لغو بات ہے کہ اوقاف کے انتظامی امور سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں۔ مسجدوں، مدرسوں خانقاہوں، قبرستانوں اور امام بارگاہوں کے انتظامات سے کسی غیر مسلم کا کیا واسطہ؟ تنازعات کے تصفیہ کے لیے وقف ٹریبونل کو حکومت ہی متعین کرتی ہے، جس میں ججز و دیگر اعلیٰ افسران ہوتے ہیں۔ نیز ٹریبونل کے فیصلوں کو ہائی کورٹ و سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ اس قانون کے مندرجات سے بالکل واضح ہے کہ اوقاف کو بڑے پیمانے پر متنازع بنا کر اس کی بندر بانٹ کر دی جائے اور ان پر ناجائز طور پر قابض لوگوں کو کھلی چھوٹ دے دی جائے۔ بلکہ صورت حال یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر اوقاف پر ناجائز قبضے ہیں جن کو ہٹانے کے ضمن میں اس بل میں کچھ بھی نہیں کہا گیا ہے۔ بلکہ قانون حدبندی (limitation act) کے ذریعے اوقاف پر ناجائز طور پر قابض لوگوں کو اس کا مالک بنایا جائے گا اور سرمایہ داروں کو اوقاف کی جائیدادوں کو سستے داموں فروخت کرنا آسان ہو جائے گا۔ اس بل میں میں زیادہ تر مجہول زبان استعمال کی گئی ہے جس کے کئی معنی نکالے جا سکتے ہیں، اس طرح یہ بل مزید خطرناک ہو جاتا ہے۔ موجودہ وقف ترمیمی بل کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے عوامی احتجاج ومخالفت کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے فیصلوں کو وحدت اسلامی ہند کا تعاون حاصل ہوگا۔

منوج شندے شیوسینا تھانے لوک سبھا رابطہ سربراہ نامزد
نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے تقرری نامہ پیش کیا

تھانے: 5/اپریل (آفتاب شیخ) سابق کارپوریٹر و کانگریس کے تھانے شہر کے سابق صدر منوج تکارام شندے نے حال ہی میں اپنے حامی کارکنوں کے ساتھ شیوسینا (شندے گروپ) میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ ان کی اس سیاسی وابستگی کو اہمیت دیتے ہوئے ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اور شیوسینا کے سربراہ ایکناتھ شندے نے انہیں تھانے لوک سبھا کا رابطہ افسر مقرر کرتے ہوئے باضابطہ تقرری نامہ پیش کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ نے منوج شندے کو مبارکباد دیتے ہوئے ان پر اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ وہ شیوسینا کے بانی بالا صاحب ٹھاکرے اور دھرم ویر آنند دیگھے کی تعلیمات پر مبنی ہندوتوا نظریہ کو فعال طور پر فروغ دیں اور عوام تک پہنچائیں۔ منوج شندے نے تقرری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ پارٹی کی طرف سے سونپی گئی اس ذمہ داری کو مکمل وفاداری اور دیانتداری کے ساتھ نبھائیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ شیوسینا کی ترقی، توسیع اور عوامی رابطہ کو مستحکم کرنے کے لیے انتھک کوشش کریں گے۔ اس دوران شیوسینا کے ریاستی سیکریٹری سنجے مورے نے بھی منوج شندے کو مشورہ دیا کہ وہ ہر ماہ کم از کم دو عوامی رابطہ دورے انجام دیں اور ان دوروں کی تفصیلی رپورٹ بالا صاحب بھون کو پیش کریں تاکہ پارٹی سرگرمیوں میں تسلسل اور بہتری برقرار رہے۔

بھیونڈی میں ماسٹر الٰہی بخش ایوارڈ تقریب اور مشاعرہ

بھیونڈی: 5/اپریل (شارف انصاری): - ادبی سنگم فاؤنڈیشن اور صابر گلشن آبادی بھیونڈی کے اشتراک سے صنوبر ہال نزد باغ فردوس مسجد آگرہ روڈ بھیونڈی، بتاریخ 4/اپریل 2025، بروز جمعہ بوقت 8/ بجے شب میں ماسٹر الٰہی بخش ایوارڈ تقریب ومشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں شہرت ادیبی جاوید ندیم، ڈاکٹر ابوالبرکات شیخ (ریجنل ڈائریکٹر مانو ممبئی)، عبدالملک مومن، حکم چند کوٹھاری کو ان کے ادبی وعلمی فیلڈ میں نمایاں کارکردگی کے لیے ماسٹر الٰہی بخش ایوارڈ سے نوازا گیا اور بعد از مرگ، ماسٹر الٰہی بخش ایوارڈ مرحوم جلیس اعظمی کے خانوادے کو دیا گیا۔ ان دونوں پروگرام کی صدارت کے فرائض ادیب وشاعر محترم شمیم طارق صاحب نے انجام دیا، تعارف وگل پیشی کے فرائض ڈاکٹر مقیم نادر جامعی نے انجام دیا۔ ایوارڈ یافتگان کا اعلان ایم مبین، ڈاکٹر مقیم جامعی اور محسن ساحل نے کیا۔ مہمانان خصوصی محترم دیان ولی جان شیخ، محترم ڈاکٹر خورشید احمد اور محترم شکیل ابن شرف صاحبان تھے۔ ایوارڈ کے فوراً بعد مشاعرہ شروع ہوا۔ اس مشاعرے میں مقامی اور بیرونی شعراء کرام ڈاکٹر مقیم نادر جامعی (صدر بزم صابر گلشن آبادی)، رئیس احمد رئیس (نائب صدر بزم صابر گلشن آبادی)، سلمان خانجہان پوری (جنرل سیکرٹری بزم صابر گلشن آبادی) عبدالجبار سحر (سرپرست بزم صابر گلشن آبادی)، صادق جونپوری، ڈاکٹر عرفان اقبال، ڈاکٹر شہرت ادیبی، ریاض عاصی (جوائنٹ سیکریٹری بزم صابر گلشن آبادی)، خلیق الزماں نصرت (صدر ادبی سنگم فاؤنڈیشن)، اُمیر حمزہ حلبے، شکیل ابن شرف دھولیہ، احمد فیض آبادی، شمیم دانش کانپوری، تابش رامپوری، راجندر جوشی پونہ، توصیف کاتب، بلال تیغی، عمران عطائی، علی اکبر وغیرہ نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا اور خوب داد وتحسین حاصل کیا۔ صدر مشاعرہ محترم شمیم طارق صاحب نے کہا کہ اردو کی بقا کیلئے اس طرح کے تقریب ایوارڈ کے ذریعہ علم وادب نواز کی پذیرائی ہونی چاہئے اور یہی ادبی مشاعرے اردو ادب کو زندہ و باقی رکھے ہوئے ہیں۔ نظامت محسن ساحل نے انجام دیا۔ اس مشاعرے اور ایوارڈ فنکشن کی کامیابی پر دیان ولی جان شیخ نے شعراء کرام کی حوصلہ افزائی اور ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد پیش کیا۔ اس ایوارڈ فنکشن اور مشاعرے میں ادب نواز کافی تعداد میں موجود تھے۔ آخر میں ادبی سنگم کے جنرل سکرٹری ایم مبین نے مشاعرہ وادبی ایوارڈ فنکشن میں آئے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کی کامیابی کا سہرا خلیق الزماں نصرت صاحب کو جاتا ہے کہ انھوں نے اتنی خوبصورت محفل سجائی۔

تلک بھون میں جگجیون رام کی 118 ویں جینتی پر کانگریس کا یادگاری پروگرام

کانگریس قائدین وعہدیداران نے پیش کی خراجِ عقیدت

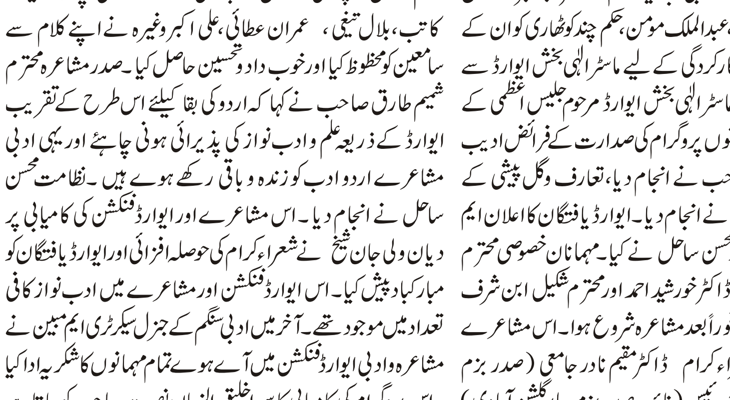

ممبئی: 5/اپریل (آفتاب شیخ) بھارت کے سابق نائب وزیر اعظم اور عظیم دلت رہنما آنجہانی جگجیون رام کی 118 ویں جینتی کے موقع پر مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے تلک بھون، دادر میں ایک یادگاری پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کا آغاز سابق رکن پارلیمنٹ تکارام رینگے پاٹل نے جگجیون رام جی کی تصویر پر پھول نذر کر کے کیا اور ان کی قومی وسماجی خدمات کو یاد کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر کانگریس پارٹی کے متعدد سینئر قائدین اور کارکنان موجود تھے۔ پروگرام میں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے نائب صدر گنیش پاٹل، جنرل سکریٹری مناف حکیم، راجن بھوسلے، نام دیو چوان، دتا نانڈے، زمیندار یادو، راگھویندر شکلا، پانڈورنگ چالکے اور شری کرشنا سانگلے نے شرکت کی۔ مقررین نے جگجیون رام جی کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ سماجی مساوات، دلتوں کے حقوق اور مزدوروں کی بہبود کے لیے جدوجہد کی۔ ان کی سیاسی بصیرت، اصولوں پر مبنی سیاست اور عوامی فلاح کے لیے ان کی قربانیاں آج بھی رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین نے ان کے نظریات پر عمل پیرا ہونے اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے کا عہد کیا۔

میں خراب صحت کے باعث وقف ترمیمی بل پر ووٹنگ میں موجود نہیں تھا

اپوزیشن کی جانب سے مجھے بدنام کر کے دو گروپوں میں دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ رکن پارلیمان شریا مہاترے بالیا ماما کی وضاحت

بھیونڈی: 5/اپریل (شارف انصاری): - بھیونڈی لوک سبھا حلقہ کے رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما نے ہفتہ کو منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں واضح کیا کہ وہ خراب صحت کی وجہ سے وقف ترمیمی بل کے فیصلے پر ووٹنگ کے دوران موجود نہیں ہو سکے، لیکن اپوزیشن مجھے بدنام کر کے دونوں گروپوں کے درمیان دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وقف بورڈ ترمیمی بل پر فیصلہ کو لے کر پارلیمنٹ میں ہوئی ووٹنگ کے دوران وقف بورڈ کمیٹی کے رکن اور بھیونڈی کے لوک سبھا رکن بالیا ماما کی غیر حاضری پر کافی تنازعہ ہوا۔ ایم پی بالیا ماما نے آج وضاحت کی ہے کہ وہ خراب صحت کی وجہ سے پارلیمنٹ میں ووٹنگ میں حصہ نہیں لے سکے تھے۔ دریں اثنا، وہ کارلا میں سری ایکویرا دیوی یاترا کے اجلاس سے بھی غائب رہے، جوان کا اصل عقیدہ ہے۔ جبکہ اس وقت کچھ سماجی کارکنوں نے ضلعی انتظامیہ اور پولیس انتظامیہ کی طرف سے سیکورٹی وجوہات کی بنا پر کئے گئے فیصلوں کے بارے میں شائع ہونے والی خبروں میں مجھ پر نچلی سطح پر تنقید کی تھی۔ میں نے اس کے خلاف بھیونڈی کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو تحریری شکایت درج کرائی ہے۔ وقف بورڈ بل کے سلسلے میں اسی دن میری غیر حاضری کی وجہ سے اپوزیشن نے مجھے بدنام کرنے کی نیت سے مسلم بھائیوں میں پیغام پھیلایا۔ چونکہ میں وقف بورڈ کمیٹی کا رکن ہوں، میں نے کمیٹی کی ہر میٹنگ میں شرکت کی ہے اور اس بل کے حوالے سے اپنی پارٹی اور اپنا موقف پیش کیا ہے۔ ایم پی بالیا ماما نے اس موقع پر کہا کہ میں اس ووٹنگ میں صرف اس وجہ سے حصہ نہیں لے سکا کہ میری صحت ٹھیک نہیں ہے۔ تاہم اپوزیشن نے اس معاملے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے بدنام کر کے دونوں برادریوں میں دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اپنے کام کے ذریعے اپوزیشن کو جواب دیں گے اور وقف بورڈ کے فیصلے کے بارے میں پارٹی اور پارٹی قیادت نے جو موقف اختیار کیا ہے اس کے پیچھے مضبوطی سے کھڑے ہوں گے۔

ویہان جوشی کا ایلیفنٹا سے گیٹ آف انڈیا تک کامیاب سمندری سفر

بھیونڈی: 5/اپریل (شارف انصاری): - بھیونڈی تعلقہ کے کیونی دیوے گاؤں جیسے دیہی علاقے میں رہنے والے ویہان راجکمار جوشی نے صبح کی تیز ہواؤں اور اونچی لہروں کا مقابلہ کرتے ہوئے ایلیفنٹہ سے گیٹ وے آف انڈیا تک اپنا طویل سمندری سفر کامیابی کے ساتھ مکمل کر کے ایک ریکارڈ بنایا ہے۔ دیہی علاقے کے ایک چھوٹے بچے نے صرف آٹھ سال کی عمر میں یہ سمندری سفر مکمل کیا ہے۔ انہوں نے ایلیفنٹا سے گیٹ وے آف انڈیا تک کا بارہ کلومیٹر کا فاصلہ تین گھنٹے 59 منٹ اور 37 سیکنڈز میں طے کیا۔ شدید لہروں اور پیٹ میں پانی بھرنے جیسی رکاوٹوں کے باوجود سخت محنت اور عزم کے ساتھ ویہان نے تمام رکاوٹوں کو عبور کیا اور اپنا مقصد حاصل کر لیا جس کی وجہ سے بھیونڈی تعلقہ میں ہر طرف ان کی تعریف ہو رہی ہے۔ ویہان راجکمار جوشی ایریزونا ایلیٹ انگلش اسکول میں کلاس 4 میں پڑھ رہے ہیں۔ تیراکی شروع کرنے سے پہلے، اس نے تیراکی کرنے کا جرات مندانہ فیصلہ اس وقت لیا جب وہ پمپلیکھر میں کوچ دیوی داس پاٹل کے ساتھ ٹریننگ کر رہے تھے۔ وہ روزانہ اپنے کوچ اور والد کی رہنمائی میں کشیلی کھاڑی میں تیراکی کی مشق کرتا تھا اور وہ اس میں کامیاب رہا۔ 4 اپریل کو، ویہان نے صبح 4 بجے بجیرہ ایلیفنٹا کے سامنے نمن کر کے گیٹ وے آف انڈیا کی طرف وسیع عرب سمندر میں اپنی پرواز شروع کی۔ کم عمری میں استقامت اور عزم کے ساتھ اور لہروں سے خوفزدہ ہوئے بغیر اس نے یہ سمندری سفر اوپن واٹر سی سوئمنگ ایسوسی ایشن کے ذریعے صرف 3 گھنٹے 49 منٹ اور 37 سیکنڈز میں کامیابی سے مکمل کیا۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے چیرمین سنتوش پاٹل، کوچ سنیل مایکر (صدر، مہاراشٹر اسٹیٹ ایکواٹک ایسوسی ایشن)، اس کے والد، کنبہ اور گیٹ وے آف انڈیا پہنچنے پر وہاں موجود لوگوں نے اس بہادر کا خیر مقدم کیا اور ان کی تعریف کی۔ بھیونڈی تعلقہ کے مختلف علاقوں کے معززین اور شہریوں کی طرف سے دریافت کیے گئے ویہان کو تیراکی کی کامیاب مہم کے لیے ہر طرف مبارکباد دی جارہی ہے۔

بھیونڈی کی قریش نگر مسجد میں وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج

بھیونڈی: 5/اپریل (شارف انصاری): - بھیونڈی کی قریش نگر مسجد میں وقف ترمیمی بل کے خلاف تنظیم علماء اہلسنت اور رضا اکیڈمی بھیونڈی کی جانب سے ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک کے مشہور مذہبی رہنما سید معین میاں اشرف جیلانی صدر آل انڈیا سنی جمعیت علماء اور الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی ممبئی کی قیادت میں بھیونڈی شہر کے تمام علماء اکرام اور مساجد کے ذمہ داران نے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا کر وقف ترمیمی بل کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ میٹنگ میں آل انڈیا سنی جمعیت علماء کے صدر سید معین میاں اشرف جیلانی نے کہا کہ آج بھیونڈی میں تنظیم علماء اہلسنت اور رضا اکیڈمی بھیونڈی نے تمام علماء اور مساجد کے سربراہوں کے ساتھ وقف ترمیمی بل کے خلاف شدید احتجاج درج کرایا ہے۔ ہم اس بل کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بل ملک کی روایت کے خلاف ہے۔ یہ بل آئین کے خلاف ہے۔ یہ بل ملک میں شہریوں کو دیے گئے حقوق کے خلاف ہے۔ پورا ملک اس بل کے خلاف متحد ہو گیا ہے، جس میں ہندو، مسلمان اور عیسائی، سب متحد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کل علمائے کرام کا ایک وفد ممبئی سے دہلی جائے گا اور دہلی کے ماہر وکلاء سے مشاورت کے بعد وقف بل کے خلاف سپریم کورٹ میں عرض داخل کی جائے گی۔ اس موقع پر تنظیم علماء اہلسنت کے مولانا شمشاد نوری، مولانا رفیق عالم، مولانا شاہنواز حسین، مولانا اکمل گیاوی، مولانا گلزار چشتی، مولانا علی حسین، مولانا مہتاب عالم، مولانا مطیع الرحمن، مولانا سعید انور، مولانا قاری آصف، مولانا عرفان، مولانا قمر رضا، مولانا عمران، قاری محمد رضا، اعجاز الحسن شیخ، مفتی اعظم شیخ، مولانا فضل الرحمان، مولانا فضل الرحمان، اویس قریشی، وقاص رضا، منظور مومن موجود تھے۔

بھیونڈی کے پنا کمپاؤنڈ میں
موتی پاؤڈر بنانے والے گودام میں زبردست آتشزدگی

بھیونڈی: 5/اپریل (شارف انصاری): - شہر کے پنا کمپاؤنڈ میں واقع موتی پاؤڈر بنانے والے گودام میں آج صبح اچانک زبردست آگ لگ گئی۔ کچھ ہی دیر میں آگ نے بڑی شکل اختیار کر لی۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی تین گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور تقریباً پانچ گھنٹے کی محنت کے بعد آگ پر قابو پایا گیا۔ بھیونڈی شہر کے پنا کمپاؤنڈ میں واقع موتی پاؤڈر بنانے والے گودام سے صبح تقریباً 8:30 بجے دھواں اٹھنا شروع ہوا، جسے دیکھ کر آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے۔ جس سے وہاں موجود لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ وہاں موجود لوگوں نے بھیونڈی فائر بریگیڈ اور مقامی پولیس کو آگ لگنے کی اطلاع دی۔ جس کے بعد سٹی پولیس اور فائر بریگیڈ کی تین گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور آگ بجھانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق آتشزدگی کے اس واقعہ میں کسی جانی نقصان کی کوئی خبر نہیں ہے۔ لیکن اس واقعہ میں لاکھوں مالیت کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ آگ اتنی شدید تھی کہ اسے بجھانے کے لیے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے تین واٹر ٹینکروں کو بھی بلانا پڑا، جس کے بعد فائر فائٹرز نے تقریباً 5 گھنٹے کی محنت کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ دریں اثنا، مقامی پولیس آگ لگنے کی اصل وجہ جاننے کی کوشش کرتے ہوئے معاملے کی مکمل تحقیقات میں مصروف ہے۔

اسرائیل: قیدیوں کی رہائی کے لیے غزہ پر قبضے کی کوششیں جاری: نیتن یاہو

تل ابیب: 5/اپریل: اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے بدھ کے روز کہا ہے کہ اسرائیلی فوج غزہ کے علاقے کو قبضے میں کر رہی ہے۔ تاکہ حماس پر دباؤ ڈالے اور قیدیوں کو رہا کرے جواب بھی غزہ میں قید ہیں۔ یہ ایک دباؤ کے لیے کیا جا رہا ہے تاکہ ہم اپنے ان 34 قیدیوں کی لاشوں کو بھی حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے غزہ پر بمباری کی جا رہی ہے۔ حتی کہ اقوام متحدہ کی عمارات پر بھی بمباری کی جا رہی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو ضرور واپس گھروں کو لے جائیں گے۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ اسرائیل غزہ کے علاقے پر قبضے کر رہا ہے، حملے کر رہا ہے اور بمباری کر رہا ہے اور غزہ کے ڈھانچے کو تباہ کر رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا 'اسرائیلی فوج مزید قبضہ کر رہی ہے اور مزاحمتی محور کا صفایا کر رہی ہے۔' اسی دوران اسرائیل کے وزیر دفاع کاٹز نے کہا ہے اسرائیل اپنی فوجی موجودگی کو فلسطینی علاقے میں بڑھا دے گا، وہ دہشت گردی کو تباہ کر دے گا اور علاقے صاف کر دے گا۔ ان لوگوں کو بڑے پیمانے پر گرفتار کیا جا رہا ہے جو اسرائیلی علاقے میں کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار جاری شدہ بیان میں کیا ہے۔ نیتن یاہو نے مزید کہا 'اسرائیلی فوج 'موراگ ایکسس' کا کنٹرول سنبھال رہی ہے۔' خیال رہے اس میں خان یونس اور جنوبی رفح کی پٹی شامل ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ کے نئے ٹیرف سے آئی فون مزید مہنگا، قیمت میں کتنا اضافہ ہوگا؟

ایپل آئی فون کے ماڈل جلد ہی مزید مہنگے ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف ہو سکتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایپل کو ٹیرف کی وجہ سے آئی فون کی قیمت میں 30 فیصد تک اضافہ کرنا پڑ سکتا ہے۔ صدر ٹرمپ نے چین پر 54 فیصد ٹیرف عائد کر دیا ہے جس کا اثر چین میں تیار ہونے والے آئی فونز پر دیکھا جا سکتا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے نئے ٹیرف کا اثر آئی فون کی قیمتوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ایپل اپنے زیادہ تر آئی فون چین میں بناتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے چین پر 54 فیصد ٹیرف لگا دیا ہے۔ اگر یہ ٹیرف برقرار رہے تو آئی فونز کی قیمتوں میں 30 سے 40 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر ایپل نے آئی فون کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا تو اسے بڑھی ہوئی قیمت خود برداشت کرنی پڑے گی۔ تاہم ایسا ہونے کا امکان کم ہے۔ رائٹرز کے مطابق، آئی فون 16 کے بیس ویرینٹ کی قیمت فی الحال امریکہ میں $ 799 ہے، جس میں 43 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے اور $ 1,142 تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی وقت، آئی فون 16 پرومیکس کی قیمت $ 1,599 سے بڑھ کر $ 2,300 کے لگ بھگ ہو سکتی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی اپنے پہلے دور حکومت میں چین سے درآمد کی جانے والی مصنوعات پر ٹیرف لگا دیا تھا۔ پھر اس نے ایپل کو کچھ راحت بھی فراہم کی تھی۔ تاہم اس بار انہوں نے کمپنی کے تئیں کوئی نرمی نہیں دکھائی۔ ایسی صورتحال میں ایپل کو یا تو قیمتیں بڑھانا ہوں گی یا پھر قیمت خود برداشت کرنی پڑے گی۔ فی الحال آئی فون کی فروخت میں کمی آ رہی ہے۔ ایسی صورت حال میں، کمپنی ٹیرف کے بعد قیمتوں میں اضافے کا سارا بوجھ صارفین پر نہیں ڈالے گی۔ یہ ممکن ہے کہ وہ اپنے صارفین پر صرف 5% سے 10% کا اضافی بوجھ ڈالے۔ ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ ایپل اپنے آنے والے آئی فون 17 کو بڑھی ہوئی قیمت کے ساتھ لانچ کر سکتا ہے۔ آئی فون کی مانگ کیوں کم ہو رہی ہے ایپل کو گزشتہ کچھ عرصے سے آئی فون کی فروخت میں کمی کا سامنا ہے۔ کمپنی اپنی AI خصوصیات – Apple Intelligence – کے ساتھ صارفین کو نئی ڈیوائس پر سوئچ کرنے کے لیے اکسانے میں ناکام رہی ہے۔ ایسے میں اگر وہ قیمت بڑھاتا ہے تو آئی فون کی مانگ مزید کم ہو سکتی ہے۔

مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کی یاد میں شعری نشست

بارہ بنکی: 5/اپریل (ابوشحمہ انصاری) کل شب پرانی مچھلی منڈی کے پیچھے دلشاد منصوری کی رہائش گاہ پر مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کی یاد میں ایک شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی بزرگ شاعر حسن نعیم نے کی، جبکہ صدارت استاد الشعراء احمد سعید حرف نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض معروف ناظم مشاعرہ امیر فیصل لکھنوی نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے سینیئر صحافی جاوید اختر اور محمد عتیق پپو نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز حافظ سلمان راعین کی پُرسوز تلاوت سے ہوا، جس نے سامعین کے دلوں کو منور کر دیا۔ نشست میں کہے گئے منتخب اشعار نذرِ قارئین ہیں:

ہوں غلام نبی اس لیے
دشمنوں سے بھی نفرت نہیں

احمد سعید حرف

دیکھ کر لاش سڑک پر کسی لاوارث کی
گاڑیاں لوگ گھماتے ہیں چلے جاتے ہیں

حسن نعیم

عمل ہوتا اگر ہے سنت سرکار کی خاطر
بلا ٹلتی ہے تنہا معتکف سے پوری بستی میں

مطیع اللہ حسینی

میرا کوئی زنداں میں دم کہیں نہ گھٹ جائے
دیر کیوں لگاتے ہو فیصلہ سنانے میں

شاداب انور

مخالفت پہ اتر آتے ہیں اندھیرے یہاں
چراغ جب بھی جلاتا ہوں روشنی کے لیے

حسان ساحر

بیچ آنگن میں یہ دیوار اٹھانے والا
وہ کوئی اور نہیں میرا سگا بھائی ہے

عتیق فتح پوری

کسی غریب کے دل سے کوئی شفق پوچھے
تمام عمر وہ مرتا ہے زندگی کے لیے

وثیق الرحمن شفق

اس موقع پر سلمان فتح پوری اور امیر فیصل لکھنوی نے بھی اپنا کلام پیش کیا، جسے سامعین نے بے حد سراہا۔ نشست میں اقبال منصوری، تاجدار منصوری، عبدالرحمن، نفیس منصوری، عظیم اللہ منصوری، اور انور منصوری کی خصوصی شرکت رہی، جنہوں نے محفل کے وقار میں اضافہ کیا۔ نشست کے دوران مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کی علمی وادبی خدمات پر روشنی ڈالی گئی نشست کے اختتام پر مرحوم ڈاکٹر محمد احمد کے لیے دعائے مغفرت کی گئی، جس کے بعد شاداب انور نے تمام شعراء وسامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

جانیں کیوں ہریتک روشن جونیئر این ٹی آر کو اپنا پسندیدہ ساتھی اداکار مانتے ہیں

ممبئی: 5/اپریل (ایم ملک) آج، جونیئر این ٹی آر نہ صرف جنوبی بلکہ پورے ہندوستان میں ایک بڑا نام بن گیا ہے۔ ان کی مضبوط اداکاری اور اسکرین پر موجودگی نے سب کو متاثر کیا ہے۔ اب ان کے وار 2 کے ساتھی اداکار ہریتک روشن نے بھی ایک دلچسپ بات شیئر کی ہے، درحقیقت ہریتک کا کہنا ہے کہ جونیئر این ٹی آر نے نہ صرف ناظرین میں بلکہ ان کے دل میں بھی ایک خاص جگہ بنائی ہے۔ حال ہی میں ایک تقریب میں جب ہریتک روشن سے پوچھا گیا کہ ان کا پسندیدہ ساتھی اداکار کون ہے، تو انہوں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا، ”میرا پسندیدہ ساتھی اداکار دراصل جونیئر این ٹی آر ہے۔ میں نے ابھی ان کے ساتھ وار 2 کی ہے، وہ حیرت انگیز، انتہائی باصلاحیت اور ایک بہترین ٹیم کے ساتھی بھی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم نے مل کر کچھ بہت اچھا بنایا ہے، اور اب میں آپ سب کو وار 2 اگست کو اس فلم کو دیکھنے کا منتظر ہوں!“ اس کے علاوہ جونیئر این ٹی آر کو حال ہی میں جاپان میں اپنی فلم دیوار کی تشہیر کے لیے دیکھا گیا تھا۔ وہاں کے لوگوں کی محبت قابل دید تھی۔ یہاں تک کہ ایک مداح نے تیلگو میں بات کرتے ہوئے اسے اپنی تحریک بتائی۔ اب ظاہر ہے وار 2 کے ناظرین بھی بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں کہ کب ریتک روشن اور جونیئر این ٹی آر ایک ساتھ اسکرین پر جلوہ گر ہوں گے۔

ایکسل انٹرٹینمنٹ کے گراؤنڈ زیرو سے عمران ہاشمی کا نیا پوسٹر جاری، ٹریلر 7 اپریل کو ریلیز کیا جائے گا

ممبئی: 5/اپریل (ایم ملک) ایکسل انٹرٹینمنٹ اپنی آنے والی ایکشن تھرلر گراؤنڈ زیرو کے بارے میں جوش میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے۔ زبردست ٹیزر کے بعد اب میکرز ایک کے بعد ایک نئے پوسٹرز کے ذریعے فلم کے بارے میں سسپنس پیدا کر رہے ہیں۔ اب حال ہی میں فلم کا ایک اور نیا پوسٹر جاری کیا گیا ہے جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ گراؤنڈ زیرو کا ٹریلر 7 اپریل کو ریلیز کیا جائے گا۔ گراؤنڈ زیرو میں عمران ہاشمی بی ایس ایف کمانڈنٹ نریندر ناتھ دھر دوبے کے کردار میں نظر آئیں گے۔ یہ فلم سچے واقعات سے متاثر ہے اور یہ ایک اعلیٰ فوجی آپریشن کی کہانی بیان کرے گی۔ فلم کے بارے میں جوش و خروش ہر اپ ڈیٹ کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ سال کی سب سے زیادہ منتظر فلموں میں سے ایک بن گئی ہے۔ فلم کی صداقت کو مزید خاص بنانے کے لیے، حقیقی بی ایس ایف کے ڈپٹی کمانڈنٹ نریندر ناتھ دھر دوبے بھی گراؤنڈ زیرو کے عظیم الشان ٹریلر لانچ ایونٹ میں شرکت کریں گے۔ عمران ہاشمی، سائی تمھنکر اور فلم کے میکرز بھی ان کے ساتھ موجود ہوں گے۔ ایک حقیقی افسر کی موجودگی فلم کی حقیقت پسندی کو گہرا کرتی ہے اور اسے جذباتی اور مستند ٹچ دیتی ہے۔ ایکسل انٹرٹینمنٹ گراؤنڈ زیرو پیش کرتا ہے، جس کی مشترکہ پروڈیوسر رتیش سدھوانی اور فرحان اختر ہیں۔ اس فلم کی ہدایت کاری تیجس دیوسکر نے کی ہے۔ اسی وقت، فلم کو کاسم جگمگیا، وشال رام چندانی، سندیپ سی سدھوانی، ارہان بگاتی، طلسم فلمز، ابھیشیک کمار اور نشی کانت رائے نے مشترکہ طور پر پروڈیوس کیا ہے۔ ٹریلر ریلیز ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں اور اب گراؤنڈ زیرو کا کاؤنٹ ڈاؤن باضابطہ طور پر شروع ہو گیا ہے۔ فلم 25 اپریل 2025 کو سینما گھروں کی زینت بنے گی۔

مسلمانوں پر مظالم، وقف ترمیمی بل کے خلاف تحریک چلانے پر اتفاق

ناندیڑ میں نیشنل کانفرنس فار مائناریٹی کے مشاورتی اجلاس میں شرکاء کا اظہار

ناندیڑ: ?5اپریل (ورق تازہ نیوز) نیشنل کانفرنس فار مائناریٹی ناندیڑ کے زیر اہتمام ?4اپریل بروز جمعہ کو دوپہر 2:30 بجے انور گارڈن فنکشن ہال میں مسلمانوں پر ہورہے مظالم کے تعلق سے ایک مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت سینئر ایڈوکیٹ اور بزرگ قائدایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی نے کی۔ اجلاس میں مختلف مذہبی، سیاسی، سماجی شخصیات کے علاوہ وکلاء ، ڈاکٹرس اورصحافیوں نے بھی شرکت کی۔ ابتداء میں نیشنل کانفرنس فار مائناریٹی کے مراٹھواڑہ صدر عبدالبشیر ماجد (کنوینئر) نے اجلاس کی غرض وغائیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقف ملک کے طول و عرض میں مسلمانوں کونشانہ بناکراُن پرطرح طرح کے مظالم کئےجارہے ہیں۔اُن کی مساجد پر حملے ہورہے ہیں۔دینی مدارس کے خلاف غیرقانونی کارروائیاں کی جارہی ہیں۔چنانچہ ان حالات میں مسلمانوں کومتحد کرکے غیر مسلم شخصیات کا ساتھ لے کرنا انصافیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلندکرنے اور سرکاری ایوانوں تک اپنی ا?واز پہنچانے یہ مشاورتی اجلاس طلب کیا گیاہے۔صدراجلاس ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی نے کہا کہ ا?ج ہندوستان کا مسلم خوف زدہ ہے،اس کے باوجودوہ اُن کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف ڈٹ کر کھڑارہے گی۔وقف ترمیمی بل کے خلاف عوامی احتجاج بے حدضروری ہے۔امبیڈکرتحریک کے قائد سریش گائیکواڑ نے کہا کہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں اور وقف جائیدادوں کے خلاف بنایا گیا قانون ہے اس کوکالعدم کرنے کے لئے ا?ندولن کیا جانا چاہیے۔ سینئر صحافی محمد تقی نے اپنی تقریر میں کہا کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں وقف ترمیمی بل منظور ہوچکا ہے اور صدرجمہوریہ ہند کے دستخط ہوتے ہی یہ ملک میں نافذ ہوجائے گی۔ مسلمانوں کوسیکولرغیر مسلموں کوساتھ لے کراس بل کے خلاف تحریک چلانے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تحریک دو سطح پر چلے گی۔ ایک تو قانونی اور دوسری عوامی۔ مسلم پرسنل لابورڈ اور کانگریس پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ بل کوسپریم کورٹ میں چیلنج کریں گے۔ عوامی سطح پر اس بل کے تعلق سے بیداری کرنے کے لئے میٹنگوں، جلسوں، جلوسوں کومنعقد کرنے اور گرفتاریاں دینے کی ضرورت ہے۔ اس اجلاس میں ایڈوکیٹ رحمٰن صدیقی، اورنٹ جانسن جیکپ (فادر)، پیابودی تھیرو (بدھ مت)، محمد خاں پٹھان (لیڈر راشٹروادی کانگریس)، موظف جج شفاعت اللہ خاں، موظف جج یونس پٹیل، راہول ڈمباڑے قومی صدر نیشنل کانفرنس فار مائناریٹی، فیروز خاں لالہ (ایم ا?ئی ایم)، شیام وڑجے پاٹل، وجے گابھنے (سی پی ا?ئی ایم)، گنگادھر گائیکواڑ، شیریں بیگم (پورنا)، ناصر خطیب (مسلم نمائندہ کونسل)، عابد خاں (خادمین اُمت) نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مفید مشورے دیئے۔ نظامت کے فرائض محمد اظہرالدین نے انجام دیئے۔ نیشنل کانفرنس کے اجلاس اورنگ ا?باد، پونے اور ممبئی میں بھی منعقد ہونے والے ہیں۔

ناندیڑ-دائیں سے محمد تقی، صابر چاوس، ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی اور مائیک پر بشیر ماجد

رام نومی جلوس کے پیش نظر ناندیڑ شہر میں

آج ٹریفک نظام میں عارضی تبدیلی، متبادل راستوں کا استعمال کریں

ناندیڑ:5اپریل (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر میں 06اپریل2025ء کو شری رام نومی کے موقع پر رینوکا ماتا مندر، گاڑی پورہ، ناندیڑ سے ایک جلوس (شوبھا یاترا) نکالا جائیگا۔ یہ جلوس گاڑی پورہ سے نکل کر درج ذیل راستے سے گزرے گا۔ قدیم مونڈھا، مہاویر چوک، ایس ٹی اوور برج، آئی ٹی آئی چوک، اور پھر سری نگر ورکشاپ تک جائے گا۔اس شوبھا یاترا میں بڑی تعداد میں خواتین، مرد اور بچے شامل ہونے کا امکان ہے۔ اس پس منظر میں جلوس کے دوران سڑکوں پر ٹریفک میں خلل اور امن و قانون کی صورتحال پیدا ہونے سے روکنے کے لیے، میں ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے مہاراشٹرا پولیس ایکٹ 1951ء کی دفعہ 36 کے تحت حاصل اختیارات کے مطابق ?06اپریل2025ء کوصبح 10 بجے سے درج ذیل ٹریفک نظام سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کیے ہیں۔اس روز صبح 10 بجے سے رات 12 بجے تک شری رام نومی جلوس کے پیش نظر شہر کی اہم سڑکوں پر عوام کی بڑی تعداد متوقع ہے، لہٰذا ایک دن کے لیے عارضی طور پر درج ذیل راستوں پر ٹریفک کو متبادل راستوں کی طرف موڑا جائے گا۔

بند رہنے والے راستے: برقی چوک سے قدیم مونڈھا جانے والی ساری ٹریفک مکمل طور پر بند رہے گی۔ قدیم مونڈھا، دینا بینک، مہاویر چوک، ٹرووڈیکر مارکیٹ، وزیرآباد چوک، کلا مندر، شیواجی نگر سے آئی ٹی آئی چوک، سری نگر ورکشاپ کارنر تک جانے والی تمام ٹریفک بند رہے گی۔ سڈکو-ہڈکو سے کوٹھا ناکہ، نئے پل کے راستے قدیم مونڈھا جانے والی ٹریفک مکمل بند رہے گی۔ راج کارنر سے آئی ٹی آئی چوک تک، ورکشاپ ٹی پوائنٹ سری نگر سے آئی ٹی آئی تک بائیں طرف کی ٹریفک بند رہے گی۔ روی نگر، کوٹھا، گووردھن گھاٹ پل سے وزیرآباد چوک کی طرف آنے والی ٹریفک بند رہے گی۔

متبادل راستے: برقی چوک سے قدیم مونڈھا آنے والی گاڑیاں، محمد علی روڈ، بھنگار لائن، گٹی کرشر چوک، بافنا ٹی پوائنٹ روڈ استعمال کریں۔ راج کارنر سے قدیم مونڈھا جانے والی گاڑیاں، راج کارنر، ورکشاپ، بھاگیہ نگر، آنند نگر، نائیک چوک، اناّ بھاو ? ساٹھے چوک، یاتری نواس پولیس چوکی، اچل نگر کا راستہ اختیار کریں۔ وزیرآباد چوک سے سری نگر ورکشاپ کی طرف جانے والی ٹریفک، وزیرآباد چوک، ترنگا چوک، پولیس ہیڈکوارٹر کارنر، لالواڑی انڈر برج، شیواجی نگر (پیلی گرنی) سے گنیش نگر وائی پوائنٹ کا راستہ اپنائیں۔

روی نگر، قدیم کوٹھا، گووردھن گھاٹ پل سے ناندیڑ شہر آنے والی گاڑیاں، پولیس ہیڈکوارٹر کارنر، لالواڑی انڈر برج، شیواجی نگر (پیلی گرنی) سے گنیش نگر وائی پوائنٹ کا راستہ استعمال کریں۔ لہٰذا 06اپریل 2025ء کو صبح 10 بجے سے ٹریفک میں رکاوٹ نہ ہو، اس مقصد کے لیے مذکورہ متبادل راستوں کی نوٹیفکیشن جاری کی گئی ہے۔

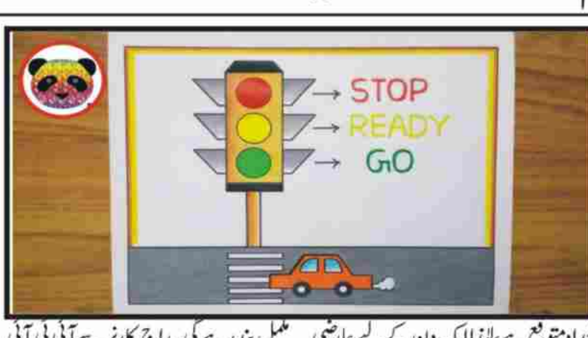

تیلنگانہ میں کسی بھی وقت

ضمنی انتخابات منعقد ہوسکتے ہیں: کے سی آر

حیدرآباد۔5اپریل (سیاست نیوز) بی آر ایس کے سربراہ سابق چیف منسٹر کے سی آر نے کہا کہ تازہ سیاسی صورتحال کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہیکہ ریاست میں کسی بھی وقت ضمنی انتخابات منعقد ہوسکتے ہیں۔ پارٹی کے تمام قائدین انتخابات کیلئے تیار رہے۔ کانگریس حکومت سے عوام بدظن ہوچکے ہیں۔ مستقبل میں ریاست میں جو بھی انتخابات منعقد ہوں گے، بی آر ایس پارٹی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کرے گی۔ بی آر ایس پارٹی کے سلور جوبلی تقاریب کے سلسلہ میں کے سی آر اپنے فارم ہاؤز پر ہر دن ایک یا دو اضلاع کی نمائندگی کرنے والے پارٹی کے قائدین سے ملاقات کرتے ہوئے 27 اپریل کو ضلع ورنگل میں منعقد ہونے والے جلسہ عام کو کامیاب بنانے کے علاوہ پارٹی کے استحکام پر تبادلہ خیال کررہے ہیں۔ کے سی آر نے کنچی باؤلی کے علاقہ میں موجود 400 ایکر اراضی کوفروخت کرنے کی کوشش پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ماحولیات پر بہت زیادہ اثر پڑے گا۔ بی آر ایس پارٹی اس کے خلاف تحریک میں شدت پیدا کرے گی اور طلبہ کے احتجاج کی مکمل تائید وحمایت کرے گی۔ کے سی آر نے طلبہ پر پولیس لاٹھی چارج کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ کانگریس حکومت نے جھاڑیوں پر بلڈورس چلاتے ہوئے پرندوں اور جانوروں کو بھی پریشان کیا ہے۔ان ظالمانہ کارروائی کے خلاف ہر ایک کو آواز اٹھانے پر زور دیا۔ کے سی آر نے کہا کہ مختصر عرصہ میں کانگریس حکومت عوامی اعتماد سے محروم ہوگئی ہے۔ ریونت ریڈی حکومت کی کارکردگی سے سماج کا کوئی بھی طبقہ مطمئن نہیں ہے۔ ملک میں بی جے پی کا اور ریاست میں کانگریس کا دن بہ دن گراف گھٹتے جارہا ہے۔ دونوں حکومتوں کو نقصان پہنچے گا۔ اقتدار حاصل کرنے کے بعد عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے میں دونوں جماعتیں پوری طرح ناکام ہوگئی ہیں۔ کے سی آر نے پارٹی کیڈر کو عوام کے دکھ درد میں ساتھ میں رہنے کا مشورہ دیا۔ بی آر ایس کی سلور جوبلی تقریب ساری ریاست میں جشن کی طرح منانے کا مشورہ دیا۔ ہر گاؤں، وارڈ اور منڈل میں پارٹی پرچم لہرانے پر زور دیا۔

ماں کی ممتا' اولاد کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار

جگر کے ٹکڑوں کو جگر کا عطیہ دے کر نئی زندگیاں دینے بھی تیار

حیدرآباد کے عثمانیہ ہاسپٹل میں کئی کامیاب سرجریز

حیدرآباد۔5اپریل (سیاست نیوز) ماں کی محبت دنیا کی سب سے خالص اور بےلوث محبت ہوتی ہے۔ ماں وہ ہستی ہے جو اپنے بچوں کی خوشیوں اور سکون کیلئے اپنی خواہشات، نیند اور آرام قربان کردیتی ہے۔ وہ بچوں کی تربیت، حفاظت اور نگہداشت میں اپنی زندگی بسر کردیتی ہے۔ ماں کا دل بچوں کے ہر دکھ اور درد کو محسوس کرتا ہے۔ ماں نہ صرف بچوں کو جنم دیتی ہے جب بچے بیمار ہوجاتے ہیں تو ان کی زندگی بچانے کیلئے اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈال کر اپنے بچوں کو اپنے جسمانی اعضاء کا عطیہ کرنے بھی آگے آرہی ہیں جو ماں کی بے پناہ محبت اور قربانی کی انتہاء کو ظاہر کرتا ہے۔ اپنے جسم کے کسی حصہ کا عطیہ کرنا نہایت دلیرانہ اقدام ہے۔ یہ فیصلہ نہ صرف ایک جسمانی قربانی ہے بلکہ جذباتی طور پر بھی بہت بھاری ہوتا ہے اور یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ماں اپنے بچوں کی خاطر کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔ اس کا ثبوت اس حقیت سے ملتا ہے کہ شہر حیدرآباد میں ہونے والی لائیو ٹرانسپلانٹ سرجریوں (اعضاء کی پیوندکاری) میں خواتین کی بڑی حصہ داری ہے۔ خاص طور پر زندہ عطیہ دہندگان سے 20 تا 30 فیصد تک گردے اور جگر کا عطیہ کرنا ممکن ہے۔ عثمانیہ ہاسپٹل میں اس طرح کے امراض میں مبتلاء 50 سے زیادہ بچے زیر علاج ہیں۔ ان میں سے اکثر کو فی الحال جگر کی پیوندکاری کی ضرورت ہے۔ کئی مائیں اپنے جگر کے ٹکڑوں کو جگر کا عطیہ دینے آگے آرہی ہیں۔ چند بچوں کی کامیاب سرجری بھی ہوچکی ہے۔

فڑنویس نے عوام کو بجلی بل میں کمی کا

جھانسہ دے کر اپریل فول بنایا: ہرشوردھن سپکال

ممبئی: ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر ہرشوردھن سپکال نے وزیر اعلیٰ و وزیر توانائی دیویندر فڑنویس پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی اتحاد نے ریاست کی عوام کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فڑنویس اپنے ہی کیے گئے فیصلے پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ 28 مارچ کو وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ یکم اپریل سے بجلی کے بل میں 10 فیصد کی کمی کی جائے گی، لیکن یکم اپریل کو ہی مہاوترن کے ذریعے بجلی ریگولیٹری کمیشن میں عرضداشت دائر کرکے اس کمی کو ملتوی کروادیا گیا۔ یہ سراسر عوام کو 'اپریل فول' بنانے کے مترادف ہے۔ پارٹی دفتر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں بجلی کے نرخ دیگر ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ مہنگائی پہلے ہی عوام کی کمر توڑ رہی ہے اور اس پر مہنگی بجلی کا بوجھ مزید تکلیف دہ بن گیا ہے۔ اب 'اسمارٹ میٹر' نصب کرکے عوام پر اضافی بوجھ ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے، جن کے ذریعے آنے والے بل 30 تا 40 فیصد زیادہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بجلی بل میں کمی کا وعدہ کرکے صرف تین دن میں اس پر عمل درآمد سے انکار کردینا عوام کے اعتماد کے ساتھ کھلا دھوکہ ہے۔ جس طرح بی جے پی کی دیگر وعدے محض نعرے اور جملے ثابت ہوئے، اسی طرح بجلی بل کمی کا اعلان بھی ایک اور 'جملہ' ثابت ہوا ہے۔ سپکال نے مزید کہا کہ بی جے پی اتحاد نے اسمبلی انتخابات کے دوران بغیر کسی معاشی تیاری کے عوام سے وعدوں کی بارش کردی۔ انہوں نے کسانوں کو فصل کے دام کی ضمانت، قرض معافی اور 'لاڈکی بہن' کو 2100 روپے ماہانہ دینے جیسے اعلانات کیے، لیکن اقتدار میں آتے ہی ان کی زبان بدل گئی۔ اب تو وزیر خزانہ اجیت پوار خود کہہ رہے ہیں کہ حکومت کے پاس کسانوں کے قرض معاف کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں، اس لیے 31 مارچ تک قرض ادا کریں۔ یہ کسانوں کے زخم پر نمک چھڑکنے جیسا ہے۔ سپکال نے برہمی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جب حکومت کے پاس پیسے ہی نہیں تھے، تو پھر اتنے وعدے کیوں کیے گئے؟ کیا تب انہیں مالی حالت کا اندازہ نہیں تھا؟ انہوں نے کہا کہ یہ سب عوام کے ساتھ ایک بیرحم مذاق ہے، جسے مہاراشٹر کی باشعور عوام کبھی معاف نہیں کرے گی۔

دہلی کانگریس نے مستقبل کی حکمت عملی تیار کرنے کے لیے

تمام 14 اضلاع کے صدور کے ساتھ کی ماہانہ میٹنگ

نئی دہلی: 5 اپریل کو دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے ضلع کانگریس کمیٹی کی ماہانہ میٹنگ میں کہا کہ "کانگریس تنظیم ایک مضبوط پوزیشن میں ہے اور کانگریس کارکنان ہر بوتھ پر تنظیم کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔" واضح ہو کہ دہلی ریاستی صدر دیویندر یادو کی قیادت میں دہلی کے تمام 14 اضلاع میں ماہانہ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 258 بلاک صدور، سابق اراکین اسمبلی، سابق وزراء، ضلع اور بلاک افسران، سابق کارپوریشن کونسلرز، فرنٹ ا?رگنائزیشن یوتھ کانگریس، مہیلا کانگریس، سیوادل اور این ایس یوا?ئی سمیت تمام ضلعی سیل اور محکموں کے چیئرمین اور عہدیداران شامل ہوئے۔ دیویندر یادو نے روہنی ضلع کی میٹنگ میں دہلی کے ضلعی صدور کو مبارکبادی پیش کرتے ہوئے کہا کہ "3 اپریل کو کانگریس ہیڈکوارٹر میں کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے ساتھ میٹنگ میں ضلعی صدور کو اہم ذمہ داری سونپنے پر تبادلہ ? خیال کیا گیا۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تنظیم ضلعی صدور کو ان کے رول اور ان کے مقام کو اہمیت دیتے ہوئے مزید مضبوط بنانے کی تیاری کررہی ہے۔ تنظیم میں زمینی سطح پر کام کرنے والے، پوری دلجمعی کے ساتھ تنظیم کی خدمت کرنے والوں پر خاص توجہ دی جائے گی۔ ساتھ ہی انہیں تنظیم میں حصہ دار بناکر اہم ذمہ داریاں بھی سونپی جائیں گی۔ دیویندر یادو نے کہا کہ بوتھ لیول تک کارکنان کی ٹیم بنانے کے لیے ضلعی صدر تمام بلاک صدور کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں۔ بوتھ کو مضبوط بنانے کے لیے متحد ہوکر کام کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ضلعی صدر اپنے کارکنان کے ساتھ مل کر ا?نے والے انتخاب میں جیت کی حکمت عملی کے لیے منصوبہ بنائیں۔ دیویندر یادو نے زور دے کر کہا کہ 12 خالی میونسپل وارڈوں میں ا?ئندہ ہونے والے بلدیاتی ضمنی انتخاب کے لئے دہلی کے ان وارڈوں کے اسمبلی حلقوں کے کارکنان اور لیڈران کو سخت محنت کرنی ہوگی۔ دیویندر یادو نے میٹنگ میں دہلی میں مرکزی حکومت کے 'ا?یوشمان یوجنا' کے نفاذ پر بات کرتے ہوئے کہا کہ "دہلی حکومت نے ابھی صرف ایک لاکھ ا?یوشمان کارڈ بنانے کا ہدف رکھا ہے۔"

ٹریکٹر ٹرالی حادثہ کی مہلوک خاتون کے بیٹے کرشنا کی

تعلیم کی ذمہ داری وزیر اعلیٰ فڈنویس نے اٹھائی

ناندیڑ/ہنگولی، 5 اپریل: بسمت تعلقہ کے گنج میں کھیت مزدوروں کو لے جانے والی ٹریکٹر ٹرالی کنویں میں گرنے کے حادثے میں مرنے والے کے بیٹے کرشنا راؤت کی تعلیم کی ذمہ داری وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے لی ہے۔ جبکہ مرنے والوں کے خاندانوں کو مختلف اسکیموں کا فائدہ پہنچانے کے لیے ضلع انتظامیہ کی طرف سے اتوار (6 اپریل) کو گنج میں خصوصی امدادی کیمپ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جمعہ کے حادثے کو وزیر اعظم آفس اور وزیر اعلیٰ آفس نے نوٹ کیا ہے۔ واقعہ کے خاندانوں کے ساتھ حکومت کھڑی ہے اور آج ناندیڑ اور ہنگولی کے ضلع کلکٹرز نے تمام متعلقہ افسران کے ذریعے دوبارہ اس واقعہ کا جائزہ لیا۔ ناندیڑ ضلع کے آلیگاؤں میں جمعہ 4 اپریل کو صبح 30:7 بجے یہ حادثہ پیش آیا تھا۔ اس حادثے میں وسمت تعلقہ کے گنج تعلقہ آسے گاؤں کے 9 خواتین اور ایک مرد کھیت مزدور آلیگاؤں شیوار کے کھیت گروپ نمبر 201 میں کھیتی کے کام کے لیے جارہے تھے۔ مذکورہ کھیت کے قریب پہنچنے پر پانی سے بھرے کنویں میں یہ کھیت مزدور ٹریکٹر سمیت گر گئے، جس کی وجہ سے ان میں سے 7 خواتین کی موت ہو گئی۔ ان میں سے ایک مرنے والی خاتون کے بیٹے کرشنا تکارام راؤت کی سوشل میڈیا پر ویڈیو وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے دیکھی، تو انہوں نے ویڈیو کو فوری طور پر نوٹ کیا۔ اس ویڈیو میں موجود بچے کے درد اور جذبات کو سمجھتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کرشنا کی آئندہ تعلیم کی ذمہ داری خود لینے کا اعلان کیا۔ نیز مرنے والوں کے وارثوں کو فی کس پانچ لاکھ روپے کی مالی امداد بھی اعلان کی گئی ہے۔ نیز آج ہفتہ (5 اپریل) کو ضلع کلکٹر ابھی نوگوئل اور ناندیڑ کے ضلع کلکٹر راہول کردیلے کی ہدایات کے مطابق وسمت کے سب ڈویژنل آفیسر وکاس مانے، تحصیلدار شاردا دلوے نے موجے گنج تعلقہ آسے گاؤں کے مرنے والوں کے وارثوں، رشتہ داروں سے ملاقات کرکے ان کی تعزیت کی۔ نیز وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کے جذبات ان تک پہنچائے۔ انہیں سنجے گاندھی نرادھار امداد اسکیم اور شراون بال سیوا ریاستی ریٹائرمنٹ پنشن اسکیم، گھرکل اسکیم کے تحت گھرکل اسکیم کے فوائد، سپلائی ڈپارٹمنٹ کے راشن کارڈ اور سستے اناج کے فوائد، تعلیم سے متعلق مختلف سرٹیفکیٹ کے فوائد، اور دیگر متعلقہ بنیادی ضروریات کو پورا کرنے والے فوائد فراہم کرنے کے بارے میں تمام معلومات مرنے والوں کے وارثوں یا رشتہ داروں کو ضلع انتظامیہ کے سینئر افسران کے ذریعے دی گئی۔ تحصیلدار محترمہ دلوے کی طرف سے حادثے میں مرنے والوں کے وارثوں کو سرکاری اسکیموں کے فوائد فراہم کرنے کے مقصد سے کل اتوار (6 اپریل) کو گنج تعلقہ آسے گاؤں میں خصوصی امدادی اسکیم کے کیمپ کا انعقاد بھی کیا گیا ہے۔ اس میں رہائشی نائب تحصیلدار وسمت، منڈل آفیسر، ڈپارٹمنٹ گرگاؤں اور گرام ریونیو آفیسر، پلسی گاؤں تعلقہ مالوٹا کو احکامات دیے گئے ہیں، جیسا کہ سب ڈویژنل آفیسر وکاس مانے نے بتایا ہے۔

'بی جے پی نے وقف ترمیمی بل پر شیوسینا یو بی ٹی سے حمایت کے لیے پورا زور لگایا'، سنجے راو?ت کا دعویٰ

ممبئی: وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہو چکا ہے، لیکن اس کے خلاف مسلم تنظیموں اور اپوزیشن پارٹیوں کا احتجاج جاری ہے۔ اس درمیان شیوسینا یو بی ٹی رکن پارلیمنٹ سنجے راو?ت نے دعویٰ کیا ہے کہ وقف بل پر ان کی پارٹی سے حمایت حاصل کرنے کے لیے بی جے پی لیڈران نے ا?خر وقت تک کوشش کی تھی۔ سنجے راو?ت نے کہا کہ بی جے پی کے مرکزی اور مہاراشٹر کے سرکردہ لیڈران ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی پارٹی کے رابطے میں تھے۔ شیوسینا یو بی ٹی لیڈر نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ بل قانونی ڈھانچے میں بدعنوانی کو لانے اور 2 لاکھ کروڑ روپے کی زمین بی جے پی کے قریبی صنعت کاروں کو دینے کے لیے لایا گیا ہے۔

بس اسٹیشن کی 12 اپریل سے کوٹھا میدان میں منتقلی

شہریوں اور آٹو ڈرائیوروں سے نوٹ کرنے کی اپیل

ناندیڑ: ناندیڑ:5/اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ کے بس اسٹیشن کو ریلوے اسٹیشن سے جوڑنے والی مرکزی سڑک کی مرمت کے لیے محدود مدت کے لیے ناندیڑ بس اسٹینڈ بند کیا جارہا ہے۔ اسے کوٹھا میدان میں منتقل کیا جارہا ہے، جس کی شہریوں کو نوٹ کرنے کی اپیل ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے کی ہے۔ اس نئے فیصلے کے مطابق 12 اپریل سے پرانا بس اسٹیشن سڑک کے لیے بند کردیا جائے گا۔ شہریوں سے اس فیصلے میں تعاون کرنے اور متعلقہ نظام سے مقررہ وقت سے پہلے سڑک کا کام مکمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ ناندیڑ ریلوے اسٹیشن سے مرکزی بس اسٹیشن تک کی سڑک انتہائی خراب ہوچکی ہے۔ کافی عرصے سے فیصلہ زیرالتوا تھا۔ اس وقت کے ضلع کلکٹر نے اس حوالے سے دو بار میٹنگز کی تھیں۔ 12 مارچ کو ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے بس اسٹیشن کا دورہ کرکے صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد فوری طور پر یہ فیصلہ لیا گیا۔ اس سے مسافروں کو کچھ حد تک پریشانی ہوسکتی ہے۔ آٹو ڈرائیوروں سے اس دوران مسافروں کی مدد کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ نیز آٹو ڈرائیوروں اور دیگر مسافر ٹرانسپورٹ کے لیے ضروری معاون انتظامات کوٹھا میدان میں کیے جارہے ہیں۔ مخصوص مدت میں یہ کام مکمل ہو، اس کے لیے مہاراشٹر اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے سینئر افسران کو بھی توجہ دینے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ مرکزی بس اسٹیشن کی سڑکوں کی مرمت کے دوران ڈرینج لائن، پائپ لائن، فائبر کیبل کے حوالے سے تمام رکاوٹوں کو فوری طور پر دور کرنے کے بارے میں میٹنگ میں ضلع کلکٹر نے واضح کیا ہے۔ اس کے علاوہ نئے بس اسٹیشن کی عارضی انتظامات کے دوران مسافروں کی حفاظت، عارضی بیت الخلاء، صفائی کے انتظامات اور دیگر متعلقہ انتظامات نیز ٹرانسپورٹ میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے کلومیٹر فاصلے کے نئے مراحل کا تعین کرنے کا کام تمام متعلقہ محکموں کو وقت پر کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس حوالے سے رہائشی نائب ضلع کلکٹر، ناندیڑ تحصیلدار، آگر مینیجر، پولیس ٹریفک برانچ، علاقائی ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ اور میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کو وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر ریکارڈ وقت میں یہ سڑک مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

حج تربیتی کیمپ

تمام عازمین حج کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ
ہر سال کی طرح امسال بھی ایک حج تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا ہے۔

مہمانان خصوصی

حضرت علامہ ومولانا قاضی
سید شاہ مصطفیٰ علی صوفی المعروف سعید پاشاہ قادری صاحب قبلہ
دامت برکاتہم العالیہ (حیدرآباد)

وحضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری قاضی ڈاکٹر سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی المعروف حیدر پاشاہ قادری
صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ (حیدرآباد)

بتاریخ
۷/اپریل ۲۰۲۵ء
بروز پیر صبح ۱۰:۳۰ بجے تا نماز عصر

بمقام
شالیمار کنونیشن ہال
مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ ناندیڑ

اپیل: تمام عازمین حج سے گزارش ہے کہ اس کیمپ میں وقت مقررہ پر حاضر رہ کر استفادہ حاصل کریں۔

نوٹ: خواتین کے لئے پردے کا نظم رکھا گیا ہے۔ نوٹ: جلسہ کے بعد سوال وجواب کا سیشن رہےگا۔

الداعی: جمیع انجمنان اہلسنت وجماعت، ناندیڑ

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڈی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق آج اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔